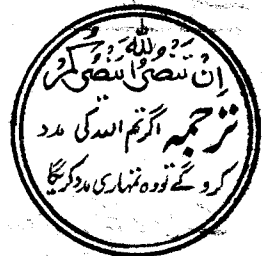




مجلس مرکز حزب الانصار بھیرہ ادارہ عالیہ محمدیہ عسکریہ
مجلسی فوج کا ترجمان



پندرہ روزہ

شمس الاسلام

ہجریہ

مدینہ ظہور احمد بنگوی

اغراض و مقاصد

- ۱۔ صحیح اسلامی اصولوں کے تحت مسلم فوجوں کی عسکری تنظیم
- ۲۔ تبلیغ و اشاعت و تحفظ اسلام
- ۳۔ اچھا و دلنشین علوم و دینیہ تربیت و اعلیٰ تعلیم عزیز
- ۴۔ اصلاح رسوم با تبارع شریعت اسلامیہ

شرح چنہ سالانہ

مسافرین سے دور دور سے
عوام سے دور دور سے
برادریوں وغیرہ سے سوا دور دور سے
تاریخچہ اشاعت
ہر انگریزی ماہ کی یکم و ۱۵ کو بھیرہ
پنجاب سے شائع ہوتا ہے
نی چھپہ

جلد ۱ بھیرہ پنجاب، ذی الحجۃ الاول ۱۳۵۹ھ ۱۹ اپریل ۱۹۴۰ء نمبر ۲۳

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ
۱	عنایت اللہ مشرقی کی نماز	۲
۲	ملاحظات	۴
۳	علماء اسلام پر وزیر تعلیم پنجاب کا الزام اور اسکا مسکت جواب	۵
۵	اشارات	۷
۶	حکمت و موغلت	۹
۷	اصلاح المسالین	۱۱
۸	نوجوانان اسلام اور عورت عمل	۱۲
۹	صورت حال	۱۳
	انجناب مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی	

جملہ خط و کتابت و ترسیل زینب ام نجیب شمس الاسلام بھیرہ پنجاب، ہونی چاہیے

عنایت اللہ مشرقی کی نماز

صحۃ صوفیہ جاتفاقاً فی
قوماً تکمہ وقعداً تکمہ ہی
الدین۔ قال الناس غیب کہ
لا یصلون مثلاً صلوۃ
واحد و ہم لیتلعبون۔
تذکرہ افتتاحیہ ص ۵۵
اور وہ لوگ غیب میں پکڑے
نہیں جاتے ہیں

دوسری جگہ نماز کی حقیقت کے متعلق مشرقی صاحب لکھتے ہیں
”اس کے نزدیک یعنی قرآن کی نظر میں آج بھی الصلوۃ وہ
شے ہے جو وہی تکلیف دل، وہ نتیجہ خیر اطاعت، وہ ضبط نفس۔ وہ
توقیت عمل، وہ اخوت اور موالات، وہ تعاون اور محافطت پر یاد دہانی جو
ابراہیم اور یونس۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کے لئے ہوئے پیغام میں مضمون
محرمی نماز کے ظواہر اور ارکان سے اسکو کچھ سرور کا نہیں اور جس طرح
بھی نتائج پیدا ہو جائیں اس کی نظروں میں بارگاہِ خدا میں قبول ہیں۔“
(دیباچہ تذکرہ ص ۳۳)

پھر اس سے بھی زیادہ صاف لفظوں میں ایک جگہ لکھتے ہیں۔
”السی عبادت، وقت اور مقام، فروع اور فروع، رکعتوں اور
رکعتوں سے قطعاً مستغنی ہے، فجر اور ظہر عصر اور مغرب، عشاء یا اشراق
مسجد یا خانقاہ۔ سے اس کو کچھ واسطہ نہیں یہ ایک سیم اور مسلسل عمل ہے
چند لمحوں تک کھڑا ہونا یا بیٹھ جانا۔ اس کو ادا کرنے کا اسلوب نہیں۔“
(دیباچہ تذکرہ ص ۱۹)

اسی کے ساتھ مشرقی صاحب یہ بھی فرماتے ہیں کہ نماز قطعاً کوئی عبادت
نہیں ہے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں۔

”پس میرے نزدیک اصل عبادت عمل اور صرف عمل ہے نہ ہی نیت
نماز پڑھ لینا قطعاً کوئی عبادت نہیں (دیباچہ تذکرہ ص ۱۹)
صوم و صلوۃ۔ حج و زکوٰۃ اور عبادت یا تعظیماً ادا کر لینا یا کلمہ
شہادت کو لصحت تمام پڑھ لینا میرے نزدیک قطعاً کوئی عبادت

نماز جو دین کا ستون اور اسلام کے بنیادی ارکان کا سب سے بڑا
اور متم باشتان رکھتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ خاکساری مذہب کے بانی
عنایت اللہ خان مشرقی کو بھی اس سے انکار نہیں ہے۔ بلکہ خاکساری
رضا کاروں کو حکم ہے کہ وہ نماز پڑھیں اور نماز باجماعت کو منظرہ کے
ساتھ میلان میں ادا کریں۔

یہ ایک ایسا فریب ہے جس کا جاوید سنا واقف مسلمان
پر آسانی سے چل جاتا ہے اور ان کو سمجھا دیا جاتا ہے کہ بانی خاکسار
مشرقی کے متعلق یہ کہنا کہ انہوں نے ارکان اسلام کا مضحکہ کیا ہے اور
اسکو منسوخ کر کے بدل دیا ہے بالکل غلط ہے اور جھوٹا پروپیگنڈا ہے جو
مخالف لوگ ان کو بیزام کرنے کے لئے اور ان سے بظن بنانے کیلئے
تعلیب سے کہتے رہتے ہیں

آج کی صحبت میں ہم اس فریب کا پروہ چاک کرنا چاہتے
ہیں اور اصل حقیقت کو مشرقی کے الفاظ میں بلا کم و کاست پوری ذمہ
داری کے ساتھ مسلمانوں کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں کہ وہ غور کریں
کہ مسلمانوں کو ایک طرف تو گول ہول یہ کہہ کر نماز ارکان دین میں سے ہے
اور اس پر خاکساری کا عقیدہ ہے فریب میں مبتلا کیا جاتا ہے اور دوسری
طرف نماز کا مضحکہ کیا جاتا ہے اور محض مضحکہ پر اکتفا نہیں کیا جاتا ہے بلکہ
قرآن و حدیث کی صریح تصریحات کے خلاف اپنے اختراع اور جرات
کو اصلی نماز بنا کر مسلمانوں کو بے دینی کے گڑھے میں دھکیلا جاتا ہے
اور دین کے رکن کا منسوخ کیا جاتا ہے۔

مشرقی صاحب ایک جگہ نماز کے متعلق طنز مسلمانوں سے یہ
پوچھتے ہیں

اوصلو تکمہ الحسنة التي
تفيمونها في مساجدكم
او في دياركم وتكررون
اركانها بغير عمد و بكل
کیا تمہاری وہ پانچ وقت کی نماز
جن کو اپنی مسجدوں میں اور گھر
قیام میں پڑھتے ہو اور بغیر قصد
وصحت و بے خبر ہو کر کہ تو تمہ

نہیں (دیباچہ مذکور صفحہ ۹)

مشرقی صاحب نے جس طرح نماز کو اپنے عقائد کا نشانہ بنا کر مسخ کیا ہے اسی طرح نماز کے ارکان رکوع، سجود کے معنی میں بھی تحریف کی ہے۔ ہر مسلمان کو بھی مسخ کیا ہے۔ مشرقی صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں: "لیکن قرآن کی رو سے سجدہ اور عبادت ایک تکلیف دل کی دو مختلف حالتیں ہیں۔ اور اسی لئے بالقرآن علیہ علیہ بیان کئے گئے ہیں۔ سجود کے معانی بھی قرآن کریم میں باخفا رکھنے یا سر جھکا دینے کے نہیں ہیں۔ بلکہ اس سے مقصود تکلیف، اطاعت اور صحت اطاعت ہے۔ مگر چنانچہ اگر اس کا ایک جز ہو سکتا ہے۔ الخ (حاشیہ مذکورہ صفحہ ۱۰ ذیل تکلیف ایمان)

رکوع کا لفظ بھی جس کے معانی اصطلاحاً آج نماز میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھ چکے ہیں۔ قرآن میں ان جہوں میں نہیں آیا۔ اس کا قرآنی مقصود بھی اطاعت اور تکلیف ہی ہے (ایضاً) پیچھے لکھتے ہیں کہ:

"قرآن کی لغت میں رکوع سجود، عبادت، تسبیح وغیرہ اطاعت خدا کے قلبی تکلیف کے مختلف مراحل اور ظاہر میں جس کا نتیجہ احکام الہی کی تعمیل ہی ہے اس سے کمتر کچھ نہیں۔ کوئی شخص صرف نماز کی رکعتوں کو دیکھ کر اسے تسبیح کے منکوں کو پھر کر عبد خدا نہیں ہو سکتا۔ (حاشیہ صفحہ ۱۰ ذیل تکلیف ایمان)

یہ تو مشرقی صاحب کی تحریف اور تخریب کے چند نمونے ہیں۔ کہ کس طرح نماز کو اور نماز کے ارکان کو مسخ کیا ہے اب چند نمونے مشرقی صاحب کے مضامین کے بھی ملاحظہ ہوں کہ کس بے باکی کیساتھ اپنے نماز کا تشہیر اور تشہیر کو مشرقی صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں۔ پس میرے نزدیک یہ پچھلے کئی سو برس کی نمازیں اور روزے سب

اکارت ہیں ان سے خبت کیا روزِ کبریاں گشتِ بھی نہیں مل سکتا یہ روزے اور نمازیں نہیں۔ پچھلوں کی ناخلفی اور شہوتوں کی پردی ہے۔ ان کا نتیجہ ملاکت ہے (اشارات صفحہ ۱۱)

کام چور اور حرام خورد کر کے لئے یہ سرفقت سلام کرتے ہیں یہ دمدم ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جانا یا مودب سرفقت ہو جانا پلے درجہ کی گستاخی اور بدعاشی ہے (دیباچہ مذکورہ صفحہ ۹)

ان تصریحات کو پیش کر کے جو بعینہ مشرقی صاحب کے الفاظ ہیں اب فیصلہ ناظرین کے ہاتھ میں ہے کہ مشرقی صاحب کا نماز کے متعلق کیا عقیدہ ہے اور نماز کی حقیقت اور اہمیت ان کے نزدیک کیا ہے اور ایسی حالت میں کہ نماز کے متعلق ان کا یہ عقیدہ جو حیلہ

علماء سلف اور خلف کے خلاف ہے جو سادھے تیرہ سو برس سے تمام صحابہ، تمام تابعین تمام محدثین اور ائمہ اور فقہاء کا رہا ہے مشرقی اور ان کے متبعین جو خاکساریت کی اشاعت کر رہے ہیں یہ دین کی اشاعت کر رہے ہیں یا دین کی تخریب کر رہے ہیں۔ اسلام اور

مسلمانوں کی خدمت کر رہے ہیں یا مسلمانوں کو اور اسلام کو مسخ کر رہے ہیں ضرورت ہے کہ تمام مسلمان عموماً اور بڑے لکھے لوگ خصوصاً فرصت کے وقت میں غور کریں اور سوچیں اور دین کے معاملہ میں ہنگامی جذبہ سے کام نہ لیں اور مشرقی صاحب کے فریب آمیز کلمات اور عبارات کو اور ان کے متضاد بات اور قرآن وحدیث کے خلاف تصریحات اور

تخریفات کو احسان نظر سے دیکھیں کہ ان کی بنا صداقت اور استبداد پر ہے یا فریب و تلبیس پر ہے مشرقی صاحب نماز کو سلام لکھتے ہیں۔ اور اپنے غلط ذہن کے عکس پر لکھتے ہیں کہ آقا ان سلاموں کی کوئی اہمیت نہیں دیتا اسے صرف فالتو اور علی الحساب سمجھتا ہے۔ اس کو ظاہر ہے کہ مشرقی کے نزدیک نماز فالتو شے ہے اور اسکا کوئی ثواب نہیں۔

المشرقی علی المشرقی

طبع اول تعداد صفحات ۹۲، یعنی مشرقی کے عقائد اور اسکی تحریک کے خلاف افغانستان، سرحد آزاد اور ہندوستان کے تقریباً ہر خیال کے اکابر علماء و مشائخ اور اہل فہم حضرات کے تصدروں، بیانات اور فتاویٰ مقتدر مجالس کے فیصلوں اور مشرقی کے متعلق مصری دتر کی اخبارات کی رائے کا قابل دید مجموعہ قیمتی ۳۳ محصورہ ایک ارنی سینکڑہ ہزارہ پچاس کتابوں کی قیمت ۸ روپے علاوہ محصورہ ایک، چلنے کا پتہ منیجر شمس الاسلام بھیرہ (پنجاب)

سازم و بنم

ملاحظہ

مجلس مرکزیہ حزب الانصار اور
فوج محمدی کی کارگزاریمجلس مرکزیہ حزب الانصار کے ماتحت العلوم
عزیزہ بھیرہ - مدرسہ عربیہ اسلامیہ واربرٹن

تعلیم الاسلام

اور مدرسہ لغانیہ کھرڈ لپکا کامیابی سے جاری ہیں اور بھی نئی مقامات پر
مدارس کے اجراء کا مسئلہ زیرِ غور ہے

تبلیغ الاسلام، حزب الانصار کے تبلیغی وفد کا سالانہ دورہ
سرگردی حضرت امیر حزب الانصار ہوئے۔ چاودہ (ضلع شاہ)
بھیرہ (ضلع گجرات) امین آباد (ضلع کھڑکوالہ) عیسے خیل (ضلع
میالوالی) رمدھرا بھنجا۔ دسے والہ اور کوٹ موئن (ضلع شاہ پور) میں
کامیاب تبلیغی جلسے منعقد ہو چکے ہیں۔ سرحد ارکان وفد کی بصیرت و فہم
تقاریر ہوئیں۔ اور دیہاتی مطلقوں میں اسلامی بیداری پیدا کرنے کی سعی
کی گئی۔ بھیلوال، پٹوداون خان، نلی، لہہ پٹی بھٹیاں، راولپنڈی
اجتہاد وغیرہ مقامات کا دورہ ابھی باقی ہے ماہ مئی کے آغاز میں مقام
کھرڈ لپکا شاہزاد تبلیغی جلسے منعقد ہو گا جس میں حضرت امیر حزب الانصار
شرکت کا وعدہ فرما چکے ہیں۔

قضیہ سیکلہ، ٹیکسلہ کی مسجد کے معاملہ میں حکام کی
غلط روش اور شیعہ نواز پالیسی نے تمام سرحد و شمالی پنجاب میں اضطراب
کی عالمگیر لہر پیدا کر دی تھی ایک صد کے قریب اشخاص نماز پڑھنے کے
جرم میں اسیر بھی ہوئے۔ پولیس کے لاکھٹی چارج سے بھی کئی خادمان
اسلام بری طرح مجروح ہوئے بالآخر حکام کو اپنی غلطی کا احساس ہوا
اور حکام کے اثر سے شیعوں نے دیوانی عدالت میں سے ڈگری حاصل
ہونے تک مسجد کے معاملات میں مداخلت سے اجتناب کا وعدہ
کیا گیا۔ سنا گیا ہے کہ شیعوں نے دیوانی عدالت میں دعویٰ دائر کر نیکی
تیسری کر لی ہے اس مفاہمت کے بعد تمام اسیران بلارا کر دیئے
گئے مگر افسوس ہے کہ مولانا مولا بخش صاحب صدر انصار المسلمین
راولپنڈی کی رانی ابھی تک عمل میں ہیں۔ ائی۔ اور اہل سنت کے قلوب
میں ابھی تک بے چینی موجود ہے۔

فوج محمدی، کان پور، لکھنؤ، کلکتہ، کراچی، کاشمیر و دیگر سیویں
مقامات سے جماعت کی ترقی کی حوصلہ افزا اطلاعات موصول ہو رہی
ہیں جن کے بالاستیعاب درج کرنے کے لئے جریدہ ہدایں گنجائش
نہیں۔

فوج محمدی کے مرکز

تنظیمی مرکز۔ ادارہ عالیہ محمدیہ ٹیکسلہ ضلع راولپنڈی (پنجاب)
تبلیغی مرکز۔ دفتر مجلس مرکزیہ حزب الانصار بھیرہ (پنجاب)
صوبائی مرکز

چیچی (۱)، دفتر فوج محمدی ۱۵ بھوسہ منڈی لکھنؤ

(۲)، دفتر فوج محمدی احاطہ کمال خان کان پور

سندھ دفتر فوج محمدی۔ لیس میراں لیاری کوٹلہ کراچی

بنگلہ۔ دفتر فوج محمدی ۲۰ زکریا اسٹریٹ کلکتہ

مشرقی بنگال ۷۹۔ بیگم بازار روڈ ڈھاکہ

سای حد۔ دفتر انصار المسلمین سری پور، سرائے صوبہ سرحد

ہر صوبہ کے ہمدردان ملت اپنے اپنے مرکز سے ہدایات حاصل کر
کے جماعت کی ترقی و تنظیم کے لئے وقف عمل ہو جائیں۔

حکومت پنجاب کے ذمہ دار ارکان جلدی توجہ کریں

(مولانا مولا بخش صاحب ابھی تک رہائیں ہوئے)

ٹیکسلہ کی مسجد کے معاملہ میں سرور و لم و پٹی کشر راولپنڈی کے
عدمِ مذہب کا جو افسوسناک نتیجہ ظاہر ہوا۔ اسکی مفصل کیفیت اشاعت
گذشتہ میں درج ہو چکی ہے اب جبکہ سنیوں اور شیعوں میں باعزت
مفاہمت ہو جانے کے بعد تمام اسیران بلارا ہو چکے ہیں۔ افسوس تو
کہ وپٹی کشر صاحب نے ابھی تک مولانا مولا بخش صاحب کو رہائش
کیا..... علاقہ بھیرہ میں ہجیان رونما
ہے مسلمان ضلع اپنے محبوب رہنما کی جدائی سے پریشان و مضطرب

ہن حالات میں اگر کوئی جدید تشویش پیدا ہوئی تو اس کی کامل ذمہ داری کسٹر
موصوفہ پر عائد ہوگی معلوم ہوتا ہے کہ ڈپٹی کمشنر صاحب اہل سنت کی
دلآزاری کے درپے ہیں اور معاملہ کو احسن طریقہ سے سلجھانے کے بجائے
مزید پیچیدگیاں پیدا کر رہے ہیں۔ ذمہ دار خدام اسلام کیلئے فحشاؤں سے متعلق
طبیعی برکسٹر ول رکھنا مشکل سو رہا ہے مولانا محمد وحی رستم آری
زیر دفعہ ایہا ضابطہ فوجداری عمل میں آئی تھی۔ اور ابھی دفعات کے

ماتحت دوسرے زعماء بھی گرفتار کئے گئے تھے۔ مگر سنا گیا ہے
کہ اب مولانا مولانا بخش صاحب پر کسی اور دفعہ کے ماتحت مقدمہ چلایا
جائیکا۔ ہم حکومت پنجاب کے ذمہ دار ارکان سے درخواست کرتے
ہیں کہ جلد از جلد مداخلت کر کے مولانا مولانا بخش کی رہائی کے احکام نافذ
کریں۔ اور مسلمانوں کے قلوب میں بڑھتے ہوئے اضطراب کو دور کر کے
مزید تشویش پیدا نہ ہونے دیں۔ (بھیر)

علماء اسلام پر وزیر تعلیم پنجاب کا الزام!

اور اس کا مسکت جواب

(از مولوی ابوالفضل عبدالغنیف صاحب بلیا دی خیم بریلی)

پنجاب اسمبلی میں پرائمری ایجوکیشنل بل پر دوران بحث میں آنریبل
جناب وزیر تعلیم صاحب بالقاعدہ نے اشتراک فرمایا ہے کہ ہندوستان کی
آبادی کا ایک خاصہ حصہ ان مولویوں کی مہربانی سے تعلیم کی روشنی سے
محروم ہو گیا از سرزم مودھ ۱۸ جنوری سنہ ۱۹۸۸ء

مولوی صاحبان کے قومی جرائم کی طولانی فہرست میں یہ جرم سے
پہلے اور قریب قریب سر ایک انگریزی خوان اس کا بار بار اعادہ کرتا
ہے مگر یہ خیال کرتے ہوئے کہ بچاروں کو باوجود تعلیم یافتہ ہونے کے صحیح
واقعات کا علم نہیں۔ اس لئے جوان کے کان میں بھر دیا گیا ہے اسی کو
دہراتے رہتے ہیں قابل لحاظ نہیں سمجھا جاتا۔ لیکن وزیر تعلیم جیسا ذمہ دار
اور تعلیم یافتہ شخص اسی لٹو اور فرسودہ خیال کو تفریح کے موقع پر نہیں
بلکہ اسمبلی ہال میں ظاہر کر کے باعث صد تحجب ہے۔

زبان کے حق میں دیا۔ اور رپورٹ میں یہ الفاظ تخریر کئے

رہیں ایک جماعت ایسی بنانی چاہئے جو ہم میں اور ہماری
کر وڑوں رعایا کے درمیان ترجم ہو۔ اور یہ جماعت ایسی
ہونی چاہئے جو خون اور رنگ کے اعتبار سے توندستانی
ہو۔ مگر مذاق اور رائے الفاظ اور سمجھ کے اعتبار سے انگریز
ر تواریخ المتعلیم از میجر با مویشا

لفظ مترجم قابل غور ہے کیا سرکار برطانیہ واقعی تمام ہندوستانیوں کو
تعلیم دلا کر مترجم بنانا چاہتی تھی۔ اگر یہ صحیح ہے تو پھر ترجمہ کا ہے کا اور
کس کے لئے ہونا۔؟

پھر جب تک مسلمانوں میں نماز جیسے رکن اسلام کو بلو اکسرا نہ کہنے
والے پیدا نہیں ہوئے تھے ایسی تعلیم کیا کشمیش پر لکھنوی تھی۔ جو
مسلمانوں کو مذاق اور رائے کے لحاظ سے بجائے مذہبی بنانے کے انگریزوں
کے رکھ دے؟

مغربی مدبرین کا عام قاعدہ ہے کہ اپنی شرارتوں پر پردہ ڈالنے
کے لئے دوسروں پر اعتراض کر دیا کرتے ہیں تاکہ جواب دہی میں مشغول ہو
کر اعتراض کا موقع نہ ملے اسی قاعدہ سے یہاں بھی کام لیا گیا تعلیم

کیا وزیر موصوفہ کو یہ علم نہیں کہ جس مبارک تعلیم سے محروم رہنے پر
موصوفہ ماتم کر رہے ہیں اس کے واضع لٹرو میکا لے لے اس اجلاس
میں جو ۱۵ مارچ ۱۹۸۸ء کو منعقد ہوا تھا ان میں سے یہ طے کرنا تھا کہ ہندوستانیوں
کو تعلیم مغربی زبان میں دی جائے یا مشرقی زبان میں۔ ہوا فقیہ مخالفین برابر
نہے۔ تو اس نے جو اس اجلاس کا صدر بھی تھا اپنا کام سنگ دوٹ مغربی

اشارات

کفن بردوش کے ظلم سے

آپس کی جنگ کے ماتحت اگر آپ کتب شیعہ میں ٹھوڑا سا تحقیق جس فراموشی کے تحت جلد ایک ضخیم کتاب تیار ہو جاوے گی۔

ہمارے خیال میں زیادہ نہیں اگر صرف علامہ مجلسی کی کتاب "تذکرۃ اللہ حق الیقین" اور نرسہ ہی بالاستیجاب ملا خط قرطیس تو بڑا بھاری ذخیرہ اسی میں آپ کو مل جائیگا۔

(۱) علامہ مجلسی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حسینؑ کے صاحبزادے حضرت زید اور امام باقرؑ سے میراث کے معاملہ پر کچھ کد پید ہو گئی اور بات اس قدر بڑھی کہ حضرت زید امام پر چاٹو کھول کر کھڑے ہو گئے اور معاملہ یہیں نہیں ختم ہو گیا۔ بلکہ حضرت زید کے دل سے یہ بات آخروقت تک نہیں نکلی۔ اور اسی کی بھڑاس نکالتے کیلئے انہوں نے خلیفہ ہشام بن عبد الملک سے شام میں جا کر ساز باز کی اور پوری کوشش کر کے انہوں نے اس کے ذریعہ سے امام کو زہر دلا دیا۔

(۲) یہی علامہ مجلسی حق الیقین میں ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت باقرؑ خود اپنی امامت کا ڈھونگ لیکر کھڑے ہوئے مگر کامیاب نہیں ہو سکے اسی سلسلہ میں صاحب نرسہ کا بیان ہے کہ انہوں ہی نے خلیفہ وقت سے امام غائب کے سفیروں کی شکایت کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے تحقیقات شروع کر دی اور سفارت کا سلسلہ قطعی بند ہو گیا اور غیبت کبرے کا زمانہ شروع ہو گیا۔

(۳) یہی علامہ مجلسی تذکرۃ الامم میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ اقطع جو خاص امام جعفر صادقؑ کے صلب سے تھے خود اپنے والد ماجد کے خلاف ہو گئے تھے اور اگے چل کر خود انہوں نے امامت کا دھوئے دائر کر دیا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شیعوں میں پورا ایک فرقہ انہیں کے نام سے اقطعہ کہلانے لگا۔

(۴) پھر خود امام جعفر صادقؑ کے بعد ان کی اولاد میں نزاع واقع ہوئی اور پانچوں فرزند یعنی محمد اسمعیل، عبد اللہ، موسیٰ، علی سب نے امامت

عام طور پر شیعہ حضرت یہ پروگنڈا کیا کرتے ہیں کہ فرقہ المہنت نے ہمیشہ اہل بیت اور خاندان رسالت کی مخالفت کی ہے لیکن ان کے اس خیال کی نگہداشت کے صفحات سامنے رکھ کر جانچ پڑتال کی جائے تو معلوم ہوگا کہ واقعہ اس کے بالکل برعکس ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے شیعوں نے جو کچھ سلوک کیا وہ اور ان کے بعد پھر ان کے نور نظر تحت جگر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ساتھ وہ جس طرح پیش آئے پھر ان کے بعد حضرت حسینؑ کے ساتھ جس قدر فریب و دغا کا معاملہ ہوا۔ اسی طرح حضرت زیدؑ شیعہ اور دوسرے اکابر اہلبیت کے ساتھ شیعوں نے جو جو بڑاؤ اور سلوک کئے اس کو دیکھ کر آپ کی آنکھیں کھل جائیں گی کہ اس جماعت نے ان حضرات کو فقط اپنا آلہ کار بنا رکھا۔

خود یہ حضرات جہاں تک پرچ سکے ہیں بچے رہے ورنہ موقع پڑنے پر شیعہوں نے اپنے ان مقدس "آلات" کو بھی فٹا کرنے کا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا ہے بخلاف اس کے اہل سنت نے ہمیشہ بزرگان اہل بیت کے ساتھ وفاداری اور محبت کا ثبوت پیش کیا ہے چنانچہ ذیل کا واقعہ بھی اسی سلسلہ کی ایک معمولی کرطی ہے

علامہ خلیل قزوینی صافی شرح کافی میں حضرت امام جعفر صادقؑ اور امام محمد الملقب بلفس زکیہ کے اختلافات پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"پھر عبد اللہ محض کے بیٹے محمد ظاہر ہوئے اور ایک بڑا بھاری گروہ ان کا حامی و ساعی بن گیا۔ بیان تک کہ قریش کا کوئی آدمی ایسا باقی نہیں رہا جو مدینہ میں رہنا نہوار وہ ان کی سمدردی کا دم نہ بھرتا ہو۔ اور تو اور خود حضرت ابو حنیفہؑ جیسے شخص بھی انہیں کی وجہ سے ضرور دواسیقی غلیظہ وقت کے قید خانہ میں محبوس کئے گئے۔ اور اس قید کی حالت میں دنات پانگے اور رات حرف وہ بلکہ امام مالک بن انسؑ جیسے آدمی کو بھی اس نفس زکیہ کی وجہ سے (عسی بن موسیٰ نے) ہار دے کر دیکھا"

ہوگا۔ اندازاً بتائیے کہ حضرت زید شہید حضرت محمد (فلس زکیہ) اور حضرت عبداللہ فطح کی نسبت عوام پر کیا حکم کیا جائے گا تو فرمائیے کہ کیا ہے۔

غرض کہ ابوالائمہ حضرت علی رضی کرم اللہ وجہہ سے ایک گیدہ بیوی امام تک جس امام کا زمانہ بھی آپ غور کریں گے۔ تو سوائے جنگ اور فساد کے اور کچھ نظر نہیں آئے گا۔ ہر امام کے بھائی اور بیٹے ہر جنگ دکھائے گئے ہیں۔

اور یہ بھی عجیب بات ہے کہ سرکڑی اپنے مقابل الی ملکی کو نہ صرف لعنت و ملامت بلکہ کفر و فسق کا مستوجب خیال کرتی ہے۔ زمانہ بہت ہی کروٹیں لے چکا اور اب گو کہ مدتوں سوامات کا تقسیم ایک منزل پر جا کر رک چکا ہے لیکن شیعوں کی عادت بترا نہیں جاتی اکثریت پر وہ طرح اپنے آغاز کا راور دہائی ناریوں میں نہر کرتے ہے۔ آج بھی وہ اپنی اس فطری عادت کے اظہار کو دنیا سے داد لینے کی خاطر لوری سرگرمی کیساتھ ادا کرنے کیلئے ہر وقت ہتھیار و مضطرب نظر آتے ہیں۔ جیسا کہ ابھی لکھنؤ کی تاریخ ایک بہت سیاہ ورق دہرا چکی ہے

کا دعویٰ کیا۔ مگر شیعوں راتنا عشری اسے سوائے موسیٰ کے اور کسی کو اپنا امام بنانا پسند نہیں کیا۔ ان تمام بزرگوں کا اختلاف یہاں تک بیان کیا جاتا ہے کہ موسیٰ کو چھوڑ کر باقی سبھیوں کے متعلق شیعوں نے کفر کے فتوے دے دیے ہیں۔ اور ناری بنایا ہے۔

(۵) پھر ان بزرگوں کے بعد امام جعفر صادق کے پوتوں میں جنگ چھڑی تو اور علی بن اسمعیل اور محمد بن اسمعیل کے متعلق علامہ مجلسی نے تذکرۃ الائمہ میں ابوعلامہ ابوالنضر نے عمدۃ المطالب میں بتصریح اس بات کا اقرار کیا ہے کہ ان دونوں نے خلیفہ ہارون رشید سے امام وقت یعنی جناب موسیٰ کاظم کے متعلق چٹلی کھائی کہ وہ حکومت کے خلاف سازش کر رہے ہیں چنانچہ شیعوں کے زعم و عقائد کے بموجب امام موسیٰ کاظم کو اس علت میں زہر دیکر ہلاک کر دیا گیا

اور لطف یہ ہے کہ جنگ کرنا اے یہ نام بزرگ نبیسا سادات کہلاتے تھے اشیعوں نے اپنے عقائد میں یہ بات طے کر رکھی ہے کہ جو شخص ائمہ سے دوستی اور محبت نہ رکھے وہ یا تو مومن ہوگا اور یا دلہ الحرام اور یا دلہ الحرام سے دوستی اور محبت نہ رکھے وہ یا تو مومن ہوگا اور یا دلہ الحرام اور یا دلہ الحرام

ضروری گزارش

جن حضرات کے ہنر خریداری ذیل میں درج ہیں ان کی مدت خریداری ختم ہو چکی ہے ایسے حضرات براہ کرم چندہ بندہ منی آرڈر ارسال فرمائیں اگر خدا نخواستہ کسی وجہ سے آئندہ خریداری کا ارادہ نہ ہو تو بذریعہ خط مطلع فرمائیں ورنہ خاموشی کی صورت میں آئندہ ماہ کا پرچہ بذریعہ وی پی آر ارسال ہوگا۔ مارچ سنہ ۱۹۷۷ء میں میعاد خریداری ختم ہونے والے حضرات کے نمبر

۱۴۳۴ - ۱۱۸۸ - ۱۶۲۸ - ۱۶۲۹ - ۱۶۳۰ - ۱۶۵۶ - ۱۶۳۱ - ۱۶۳۲ - ۱۶۳۳ - ۱۶۳۴ - ۱۶۳۵ - ۱۶۳۶ - ۱۶۳۷ - ۱۶۳۸ - ۱۶۳۹ - ۱۶۴۰ - ۱۶۴۱ - ۱۶۴۲ - ۱۶۴۳ - ۱۶۴۴ - ۱۶۴۵ - ۱۶۴۶ - ۱۶۴۷ - ۱۶۴۸ - ۱۶۴۹ - ۱۶۵۰ - ۱۶۵۱ - ۱۶۵۲ - ۱۶۵۳ - ۱۶۵۴ - ۱۶۵۵ - ۱۶۵۶ - ۱۶۵۷ - ۱۶۵۸ - ۱۶۵۹ - ۱۶۶۰ - ۱۶۶۱ - ۱۶۶۲ - ۱۶۶۳ - ۱۶۶۴ - ۱۶۶۵ - ۱۶۶۶ - ۱۶۶۷ - ۱۶۶۸ - ۱۶۶۹ - ۱۶۷۰ - ۱۶۷۱ - ۱۶۷۲ - ۱۶۷۳ - ۱۶۷۴ - ۱۶۷۵ - ۱۶۷۶ - ۱۶۷۷ - ۱۶۷۸ - ۱۶۷۹ - ۱۶۸۰ - ۱۶۸۱ - ۱۶۸۲ - ۱۶۸۳ - ۱۶۸۴ - ۱۶۸۵ - ۱۶۸۶ - ۱۶۸۷ - ۱۶۸۸ - ۱۶۸۹ - ۱۶۹۰ - ۱۶۹۱ - ۱۶۹۲ - ۱۶۹۳ - ۱۶۹۴ - ۱۶۹۵ - ۱۶۹۶ - ۱۶۹۷ - ۱۶۹۸ - ۱۶۹۹ - ۱۷۰۰ - ۱۷۰۱ - ۱۷۰۲ - ۱۷۰۳ - ۱۷۰۴ - ۱۷۰۵ - ۱۷۰۶ - ۱۷۰۷ - ۱۷۰۸ - ۱۷۰۹ - ۱۷۱۰ - ۱۷۱۱ - ۱۷۱۲ - ۱۷۱۳ - ۱۷۱۴ - ۱۷۱۵ - ۱۷۱۶ - ۱۷۱۷ - ۱۷۱۸ - ۱۷۱۹ - ۱۷۲۰ - ۱۷۲۱ - ۱۷۲۲ - ۱۷۲۳ - ۱۷۲۴ - ۱۷۲۵ - ۱۷۲۶ - ۱۷۲۷ - ۱۷۲۸ - ۱۷۲۹ - ۱۷۳۰ - ۱۷۳۱ - ۱۷۳۲ - ۱۷۳۳ - ۱۷۳۴ - ۱۷۳۵ - ۱۷۳۶ - ۱۷۳۷ - ۱۷۳۸ - ۱۷۳۹ - ۱۷۴۰ - ۱۷۴۱ - ۱۷۴۲ - ۱۷۴۳ - ۱۷۴۴ - ۱۷۴۵ - ۱۷۴۶ - ۱۷۴۷ - ۱۷۴۸ - ۱۷۴۹ - ۱۷۵۰ - ۱۷۵۱ - ۱۷۵۲ - ۱۷۵۳ - ۱۷۵۴ - ۱۷۵۵ - ۱۷۵۶ - ۱۷۵۷ - ۱۷۵۸ - ۱۷۵۹ - ۱۷۶۰ - ۱۷۶۱ - ۱۷۶۲ - ۱۷۶۳ - ۱۷۶۴ - ۱۷۶۵ - ۱۷۶۶ - ۱۷۶۷ - ۱۷۶۸ - ۱۷۶۹ - ۱۷۷۰ - ۱۷۷۱ - ۱۷۷۲ - ۱۷۷۳ - ۱۷۷۴ - ۱۷۷۵ - ۱۷۷۶ - ۱۷۷۷ - ۱۷۷۸ - ۱۷۷۹ - ۱۷۸۰ - ۱۷۸۱ - ۱۷۸۲ - ۱۷۸۳ - ۱۷۸۴ - ۱۷۸۵ - ۱۷۸۶ - ۱۷۸۷ - ۱۷۸۸ - ۱۷۸۹ - ۱۷۹۰ - ۱۷۹۱ - ۱۷۹۲ - ۱۷۹۳ - ۱۷۹۴ - ۱۷۹۵ - ۱۷۹۶ - ۱۷۹۷ - ۱۷۹۸ - ۱۷۹۹ - ۱۸۰۰ - ۱۸۰۱ - ۱۸۰۲ - ۱۸۰۳ - ۱۸۰۴ - ۱۸۰۵ - ۱۸۰۶ - ۱۸۰۷ - ۱۸۰۸ - ۱۸۰۹ - ۱۸۱۰ - ۱۸۱۱ - ۱۸۱۲ - ۱۸۱۳ - ۱۸۱۴ - ۱۸۱۵ - ۱۸۱۶ - ۱۸۱۷ - ۱۸۱۸ - ۱۸۱۹ - ۱۸۲۰ - ۱۸۲۱ - ۱۸۲۲ - ۱۸۲۳ - ۱۸۲۴ - ۱۸۲۵ - ۱۸۲۶ - ۱۸۲۷ - ۱۸۲۸ - ۱۸۲۹ - ۱۸۳۰ - ۱۸۳۱ - ۱۸۳۲ - ۱۸۳۳ - ۱۸۳۴ - ۱۸۳۵ - ۱۸۳۶ - ۱۸۳۷ - ۱۸۳۸ - ۱۸۳۹ - ۱۸۴۰ - ۱۸۴۱ - ۱۸۴۲ - ۱۸۴۳ - ۱۸۴۴ - ۱۸۴۵ - ۱۸۴۶ - ۱۸۴۷ - ۱۸۴۸ - ۱۸۴۹ - ۱۸۵۰ - ۱۸۵۱ - ۱۸۵۲ - ۱۸۵۳ - ۱۸۵۴ - ۱۸۵۵ - ۱۸۵۶ - ۱۸۵۷ - ۱۸۵۸ - ۱۸۵۹ - ۱۸۶۰ - ۱۸۶۱ - ۱۸۶۲ - ۱۸۶۳ - ۱۸۶۴ - ۱۸۶۵ - ۱۸۶۶ - ۱۸۶۷ - ۱۸۶۸ - ۱۸۶۹ - ۱۸۷۰ - ۱۸۷۱ - ۱۸۷۲ - ۱۸۷۳ - ۱۸۷۴ - ۱۸۷۵ - ۱۸۷۶ - ۱۸۷۷ - ۱۸۷۸ - ۱۸۷۹ - ۱۸۸۰ - ۱۸۸۱ - ۱۸۸۲ - ۱۸۸۳ - ۱۸۸۴ - ۱۸۸۵ - ۱۸۸۶ - ۱۸۸۷ - ۱۸۸۸ - ۱۸۸۹ - ۱۸۹۰ - ۱۸۹۱ - ۱۸۹۲ - ۱۸۹۳ - ۱۸۹۴ - ۱۸۹۵ - ۱۸۹۶ - ۱۸۹۷ - ۱۸۹۸ - ۱۸۹۹ - ۱۹۰۰ - ۱۹۰۱ - ۱۹۰۲ - ۱۹۰۳ - ۱۹۰۴ - ۱۹۰۵ - ۱۹۰۶ - ۱۹۰۷ - ۱۹۰۸ - ۱۹۰۹ - ۱۹۱۰ - ۱۹۱۱ - ۱۹۱۲ - ۱۹۱۳ - ۱۹۱۴ - ۱۹۱۵ - ۱۹۱۶ - ۱۹۱۷ - ۱۹۱۸ - ۱۹۱۹ - ۱۹۲۰ - ۱۹۲۱ - ۱۹۲۲ - ۱۹۲۳ - ۱۹۲۴ - ۱۹۲۵ - ۱۹۲۶ - ۱۹۲۷ - ۱۹۲۸ - ۱۹۲۹ - ۱۹۳۰ - ۱۹۳۱ - ۱۹۳۲ - ۱۹۳۳ - ۱۹۳۴ - ۱۹۳۵ - ۱۹۳۶ - ۱۹۳۷ - ۱۹۳۸ - ۱۹۳۹ - ۱۹۴۰ - ۱۹۴۱ - ۱۹۴۲ - ۱۹۴۳ - ۱۹۴۴ - ۱۹۴۵ - ۱۹۴۶ - ۱۹۴۷ - ۱۹۴۸ - ۱۹۴۹ - ۱۹۵۰ - ۱۹۵۱ - ۱۹۵۲ - ۱۹۵۳ - ۱۹۵۴ - ۱۹۵۵ - ۱۹۵۶ - ۱۹۵۷ - ۱۹۵۸ - ۱۹۵۹ - ۱۹۶۰ - ۱۹۶۱ - ۱۹۶۲ - ۱۹۶۳ - ۱۹۶۴ - ۱۹۶۵ - ۱۹۶۶ - ۱۹۶۷ - ۱۹۶۸ - ۱۹۶۹ - ۱۹۷۰ - ۱۹۷۱ - ۱۹۷۲ - ۱۹۷۳ - ۱۹۷۴ - ۱۹۷۵ - ۱۹۷۶ - ۱۹۷۷ - ۱۹۷۸ - ۱۹۷۹ - ۱۹۸۰ - ۱۹۸۱ - ۱۹۸۲ - ۱۹۸۳ - ۱۹۸۴ - ۱۹۸۵ - ۱۹۸۶ - ۱۹۸۷ - ۱۹۸۸ - ۱۹۸۹ - ۱۹۹۰ - ۱۹۹۱ - ۱۹۹۲ - ۱۹۹۳ - ۱۹۹۴ - ۱۹۹۵ - ۱۹۹۶ - ۱۹۹۷ - ۱۹۹۸ - ۱۹۹۹ - ۲۰۰۰ - ۲۰۰۱ - ۲۰۰۲ - ۲۰۰۳ - ۲۰۰۴ - ۲۰۰۵ - ۲۰۰۶ - ۲۰۰۷ - ۲۰۰۸ - ۲۰۰۹ - ۲۰۱۰ - ۲۰۱۱ - ۲۰۱۲ - ۲۰۱۳ - ۲۰۱۴ - ۲۰۱۵ - ۲۰۱۶ - ۲۰۱۷ - ۲۰۱۸ - ۲۰۱۹ - ۲۰۲۰ - ۲۰۲۱ - ۲۰۲۲ - ۲۰۲۳ - ۲۰۲۴ - ۲۰۲۵ - ۲۰۲۶ - ۲۰۲۷ - ۲۰۲۸ - ۲۰۲۹ - ۲۰۳۰ - ۲۰۳۱ - ۲۰۳۲ - ۲۰۳۳ - ۲۰۳۴ - ۲۰۳۵ - ۲۰۳۶ - ۲۰۳۷ - ۲۰۳۸ - ۲۰۳۹ - ۲۰۴۰ - ۲۰۴۱ - ۲۰۴۲ - ۲۰۴۳ - ۲۰۴۴ - ۲۰۴۵ - ۲۰۴۶ - ۲۰۴۷ - ۲۰۴۸ - ۲۰۴۹ - ۲۰۵۰ - ۲۰۵۱ - ۲۰۵۲ - ۲۰۵۳ - ۲۰۵۴ - ۲۰۵۵ - ۲۰۵۶ - ۲۰۵۷ - ۲۰۵۸ - ۲۰۵۹ - ۲۰۶۰ - ۲۰۶۱ - ۲۰۶۲ - ۲۰۶۳ - ۲۰۶۴ - ۲۰۶۵ - ۲۰۶۶ - ۲۰۶۷ - ۲۰۶۸ - ۲۰۶۹ - ۲۰۷۰ - ۲۰۷۱ - ۲۰۷۲ - ۲۰۷۳ - ۲۰۷۴ - ۲۰۷۵ - ۲۰۷۶ - ۲۰۷۷ - ۲۰۷۸ - ۲۰۷۹ - ۲۰۸۰ - ۲۰۸۱ - ۲۰۸۲ - ۲۰۸۳ - ۲۰۸۴ - ۲۰۸۵ - ۲۰۸۶ - ۲۰۸۷ - ۲۰۸۸ - ۲۰۸۹ - ۲۰۹۰ - ۲۰۹۱ - ۲۰۹۲ - ۲۰۹۳ - ۲۰۹۴ - ۲۰۹۵ - ۲۰۹۶ - ۲۰۹۷ - ۲۰۹۸ - ۲۰۹۹ - ۲۱۰۰ - ۲۱۰۱ - ۲۱۰۲ - ۲۱۰۳ - ۲۱۰۴ - ۲۱۰۵ - ۲۱۰۶ - ۲۱۰۷ - ۲۱۰۸ - ۲۱۰۹ - ۲۱۱۰ - ۲۱۱۱ - ۲۱۱۲ - ۲۱۱۳ - ۲۱۱۴ - ۲۱۱۵ - ۲۱۱۶ - ۲۱۱۷ - ۲۱۱۸ - ۲۱۱۹ - ۲۱۲۰ - ۲۱۲۱ - ۲۱۲۲ - ۲۱۲۳ - ۲۱۲۴ - ۲۱۲۵ - ۲۱۲۶ - ۲۱۲۷ - ۲۱۲۸ - ۲۱۲۹ - ۲۱۳۰ - ۲۱۳۱ - ۲۱۳۲ - ۲۱۳۳ - ۲۱۳۴ - ۲۱۳۵ - ۲۱۳۶ - ۲۱۳۷ - ۲۱۳۸ - ۲۱۳۹ - ۲۱۴۰ - ۲۱۴۱ - ۲۱۴۲ - ۲۱۴۳ - ۲۱۴۴ - ۲۱۴۵ - ۲۱۴۶ - ۲۱۴۷ - ۲۱۴۸ - ۲۱۴۹ - ۲۱۵۰ - ۲۱۵۱ - ۲۱۵۲ - ۲۱۵۳ - ۲۱۵۴ - ۲۱۵۵ - ۲۱۵۶ - ۲۱۵۷ - ۲۱۵۸ - ۲۱۵۹ - ۲۱۶۰ - ۲۱۶۱ - ۲۱۶۲ - ۲۱۶۳ - ۲۱۶۴ - ۲۱۶۵ - ۲۱۶۶ - ۲۱۶۷ - ۲۱۶۸ - ۲۱۶۹ - ۲۱۷۰ - ۲۱۷۱ - ۲۱۷۲ - ۲۱۷۳ - ۲۱۷۴ - ۲۱۷۵ - ۲۱۷۶ - ۲۱۷۷ - ۲۱۷۸ - ۲۱۷۹ - ۲۱۸۰ - ۲۱۸۱ - ۲۱۸۲ - ۲۱۸۳ - ۲۱۸۴ - ۲۱۸۵ - ۲۱۸۶ - ۲۱۸۷ - ۲۱۸۸ - ۲۱۸۹ - ۲۱۹۰ - ۲۱۹۱ - ۲۱۹۲ - ۲۱۹۳ - ۲۱۹۴ - ۲۱۹۵ - ۲۱۹۶ - ۲۱۹۷ - ۲۱۹۸ - ۲۱۹۹ - ۲۲۰۰ - ۲۲۰۱ - ۲۲۰۲ - ۲۲۰۳ - ۲۲۰۴ - ۲۲۰۵ - ۲۲۰۶ - ۲۲۰۷ - ۲۲۰۸ - ۲۲۰۹ - ۲۲۱۰ - ۲۲۱۱ - ۲۲۱۲ - ۲۲۱۳ - ۲۲۱۴ - ۲۲۱۵ - ۲۲۱۶ - ۲۲۱۷ - ۲۲۱۸ - ۲۲۱۹ - ۲۲۲۰ - ۲۲۲۱ - ۲۲۲۲ - ۲۲۲۳ - ۲۲۲۴ - ۲۲۲۵ - ۲۲۲۶ - ۲۲۲۷ - ۲۲۲۸ - ۲۲۲۹ - ۲۲۳۰ - ۲۲۳۱ - ۲۲۳۲ - ۲۲۳۳ - ۲۲۳۴ - ۲۲۳۵ - ۲۲۳۶ - ۲۲۳۷ - ۲۲۳۸ - ۲۲۳۹ - ۲۲۴۰ - ۲۲۴۱ - ۲۲۴۲ - ۲۲۴۳ - ۲۲۴۴ - ۲۲۴۵ - ۲۲۴۶ - ۲۲۴۷ - ۲۲۴۸ - ۲۲۴۹ - ۲۲۵۰ - ۲۲۵۱ - ۲۲۵۲ - ۲۲۵۳ - ۲۲۵۴ - ۲۲۵۵ - ۲۲۵۶ - ۲۲۵۷ - ۲۲۵۸ - ۲۲۵۹ - ۲۲۶۰ - ۲۲۶۱ - ۲۲۶۲ - ۲۲۶۳ - ۲۲۶۴ - ۲۲۶۵ - ۲۲۶۶ - ۲۲۶۷ - ۲۲۶۸ - ۲۲۶۹ - ۲۲۷۰ - ۲۲۷۱ - ۲۲۷۲ - ۲۲۷۳ - ۲۲۷۴ - ۲۲۷۵ - ۲۲۷۶ - ۲۲۷۷ - ۲۲۷۸ - ۲۲۷۹ - ۲۲۸۰ - ۲۲۸۱ - ۲۲۸۲ - ۲۲۸۳ - ۲۲۸۴ - ۲۲۸۵ - ۲۲۸۶ - ۲۲۸۷ - ۲۲۸۸ - ۲۲۸۹ - ۲۲۹۰ - ۲۲۹۱ - ۲۲۹۲ - ۲۲۹۳ - ۲۲۹۴ - ۲۲۹۵ - ۲۲۹۶ - ۲۲۹۷ - ۲۲۹۸ - ۲۲۹۹ - ۲۳۰۰ - ۲۳۰۱ - ۲۳۰۲ - ۲۳۰۳ - ۲۳۰۴ - ۲۳۰۵ - ۲۳۰۶ - ۲۳۰۷ - ۲۳۰۸ - ۲۳۰۹ - ۲۳۱۰ - ۲۳۱۱ - ۲۳۱۲ - ۲۳۱۳ - ۲۳۱۴ - ۲۳۱۵ - ۲۳۱۶ - ۲۳۱۷ - ۲۳۱۸ - ۲۳۱۹ - ۲۳۲۰ - ۲۳۲۱ - ۲۳۲۲ - ۲۳۲۳ - ۲۳۲۴ - ۲۳۲۵ - ۲۳۲۶ - ۲۳۲۷ - ۲۳۲۸ - ۲۳۲۹ - ۲۳۳۰ - ۲۳۳۱ - ۲۳۳۲ - ۲۳۳۳ - ۲۳۳۴ - ۲۳۳۵ - ۲۳۳۶ - ۲۳۳۷ - ۲۳۳۸ - ۲۳۳۹ - ۲۳۴۰ - ۲۳۴۱ - ۲۳۴۲ - ۲۳۴۳ - ۲۳۴۴ - ۲۳۴۵ - ۲۳۴۶ - ۲۳۴۷ - ۲۳۴۸ - ۲۳۴۹ - ۲۳۵۰ - ۲۳۵۱ - ۲۳۵۲ - ۲۳۵۳ - ۲۳۵۴ - ۲۳۵۵ - ۲۳۵۶ - ۲۳۵۷ - ۲۳۵۸ - ۲۳۵۹ - ۲۳۶۰ - ۲۳۶۱ - ۲۳۶۲ - ۲۳۶۳ - ۲۳۶۴ - ۲۳۶۵ - ۲۳۶۶ - ۲۳۶۷ - ۲۳۶۸ - ۲۳۶۹ - ۲۳۷۰ - ۲۳۷۱ - ۲۳۷۲ - ۲۳۷۳ - ۲۳۷۴ - ۲۳۷۵ - ۲۳۷۶ - ۲۳۷۷ - ۲۳۷۸ - ۲۳۷۹ - ۲۳۸۰ - ۲۳۸۱ - ۲۳۸۲ - ۲۳۸۳ - ۲۳۸۴ - ۲۳۸۵ - ۲۳۸۶ - ۲۳۸۷ - ۲۳۸۸ - ۲۳۸۹ - ۲۳۹۰ - ۲۳۹۱ - ۲۳۹۲ - ۲۳۹۳ - ۲۳۹۴ - ۲۳۹۵ - ۲۳۹۶ - ۲۳۹۷ - ۲۳۹۸ - ۲۳۹۹ - ۲۴۰۰ - ۲۴۰۱ - ۲۴۰۲ - ۲۴۰۳ - ۲۴۰۴ - ۲۴۰۵ - ۲۴۰۶ - ۲۴۰۷ - ۲۴۰۸ - ۲۴۰۹ - ۲۴۱۰ - ۲۴۱۱ - ۲۴۱۲ - ۲۴۱۳ - ۲۴۱۴ - ۲۴۱۵ - ۲۴۱۶ - ۲۴۱۷ - ۲۴۱۸ - ۲۴۱۹ - ۲۴۲۰ - ۲۴۲۱ - ۲۴۲۲ - ۲۴۲۳ - ۲۴۲۴ - ۲۴۲۵ - ۲۴۲۶ - ۲۴۲۷ - ۲۴۲۸ - ۲۴۲۹ - ۲۴۳۰ - ۲۴۳۱ - ۲۴۳۲ - ۲۴۳۳ - ۲۴۳۴ - ۲۴۳۵ - ۲۴۳۶ - ۲۴۳۷ - ۲۴۳۸ - ۲۴۳۹ - ۲۴۴۰ - ۲۴۴۱ - ۲۴۴۲ - ۲۴۴۳ - ۲۴۴۴ - ۲۴۴۵ - ۲۴۴۶ - ۲۴۴۷ - ۲۴۴۸ - ۲۴۴۹ - ۲۴۵۰ - ۲۴۵۱ - ۲۴۵۲ - ۲۴۵۳ - ۲۴۵۴ - ۲۴۵۵ - ۲۴۵۶ - ۲۴۵۷ - ۲۴۵۸ - ۲۴۵۹ - ۲۴۶۰ - ۲۴۶۱ - ۲۴۶۲ - ۲۴۶۳ - ۲۴۶۴ - ۲۴۶۵ - ۲۴۶۶ - ۲۴۶۷ - ۲۴۶۸ - ۲۴۶۹ - ۲۴۷۰ - ۲۴۷۱ - ۲۴۷۲ - ۲۴۷۳ - ۲۴۷۴ - ۲۴۷۵ - ۲۴۷۶ - ۲۴۷۷ - ۲۴۷۸ - ۲۴۷۹ - ۲۴۸۰ - ۲۴۸۱ - ۲۴۸۲ - ۲۴۸۳ - ۲۴۸۴ - ۲۴۸۵ - ۲۴۸۶ - ۲۴۸۷ - ۲۴۸۸ - ۲۴۸۹ - ۲۴۹۰ - ۲۴۹۱ - ۲۴۹۲ - ۲۴۹۳ - ۲۴۹۴ - ۲۴۹۵ - ۲۴۹۶ - ۲۴۹۷ - ۲۴۹۸ - ۲۴۹۹ - ۲۵۰۰ - ۲۵۰۱ - ۲۵۰۲ - ۲۵۰۳ - ۲۵۰۴ - ۲۵۰۵ - ۲۵۰۶ - ۲۵۰۷ - ۲۵۰۸ - ۲۵۰۹ - ۲۵۱۰ - ۲۵۱۱ - ۲۵۱۲ - ۲۵۱۳ - ۲۵۱۴ - ۲۵۱۵ - ۲۵۱۶ - ۲۵۱۷ - ۲۵۱۸ - ۲۵۱۹ - ۲۵۲۰ - ۲۵۲۱ - ۲۵۲۲ - ۲۵۲۳ - ۲۵۲۴ - ۲۵۲۵ - ۲۵۲۶ - ۲۵۲۷ - ۲۵۲۸ - ۲۵۲۹ - ۲۵۳۰ - ۲۵۳۱ - ۲۵۳۲ - ۲۵۳۳ - ۲۵۳۴ - ۲۵۳۵ - ۲۵۳۶ - ۲۵۳۷ - ۲۵۳۸ - ۲۵۳۹ - ۲۵۴۰ - ۲۵۴۱ - ۲۵۴۲ - ۲۵۴۳ - ۲۵۴۴ - ۲۵۴۵ - ۲۵۴۶ - ۲۵۴۷ - ۲۵۴۸ - ۲۵۴۹ - ۲۵۵۰ - ۲۵۵۱ - ۲۵۵۲ - ۲۵۵۳ - ۲۵۵۴ - ۲۵۵۵ - ۲۵۵۶ - ۲۵۵۷ - ۲۵۵۸ - ۲۵۵۹ - ۲۵۶۰ - ۲۵۶۱ - ۲۵۶۲ - ۲۵۶۳ - ۲۵۶۴ - ۲۵۶۵ - ۲۵۶۶ - ۲۵۶۷ - ۲۵۶۸ - ۲۵۶۹ - ۲۵۷۰ - ۲۵۷۱ - ۲۵۷۲ - ۲۵۷۳ - ۲۵۷۴ - ۲۵۷۵ - ۲۵۷۶ - ۲۵۷۷ - ۲۵۷۸ - ۲۵۷۹ - ۲۵۸۰ - ۲۵۸۱ - ۲۵۸۲ - ۲۵۸۳ - ۲۵۸۴ - ۲۵۸۵ - ۲۵۸۶ - ۲۵۸۷ - ۲۵۸۸ - ۲۵۸۹ - ۲۵۹۰ - ۲۵۹۱ - ۲۵۹۲ - ۲۵۹۳ - ۲۵۹۴ - ۲۵۹۵ - ۲۵۹۶ - ۲۵۹۷ - ۲۵۹۸ - ۲۵۹۹ - ۲۶۰۰ - ۲۶۰۱ - ۲۶۰۲ - ۲۶۰۳ - ۲۶۰۴ - ۲۶۰۵ - ۲۶۰۶ - ۲۶۰۷ - ۲۶۰۸ - ۲۶۰۹ - ۲۶۱۰ - ۲۶۱۱ - ۲۶۱۲ - ۲۶۱۳ - ۲۶۱۴ - ۲۶۱۵ - ۲۶۱۶ - ۲۶۱۷ - ۲۶۱۸ - ۲۶۱۹ - ۲۶۲۰ - ۲۶۲۱ - ۲۶۲۲ - ۲۶۲۳ - ۲۶۲۴ - ۲۶۲۵ - ۲۶۲۶ - ۲۶۲۷ - ۲۶۲۸ - ۲۶۲۹ - ۲۶۳۰ - ۲۶۳۱ - ۲۶۳۲ - ۲۶۳۳ - ۲۶۳۴ - ۲۶۳۵ - ۲۶۳۶ - ۲۶۳۷ - ۲۶۳۸ - ۲۶۳۹ - ۲۶۴۰ - ۲۶۴۱ - ۲۶۴۲ - ۲۶۴۳ - ۲۶۴۴ - ۲۶۴۵ - ۲۶۴۶ - ۲۶۴۷ - ۲۶۴۸ - ۲۶۴۹ - ۲۶۵۰ - ۲۶۵۱ - ۲۶۵۲ - ۲۶۵۳ - ۲۶۵۴ - ۲۶۵۵ - ۲۶۵۶ - ۲۶۵۷ - ۲۶۵۸ - ۲۶۵۹ - ۲۶۶۰ - ۲۶۶۱ - ۲۶۶۲ - ۲۶۶۳ - ۲۶۶۴ - ۲۶۶۵ - ۲۶۶۶ - ۲۶۶۷ - ۲۶۶۸ - ۲۶۶۹ - ۲۶۷۰ - ۲۶۷۱ - ۲۶۷۲ - ۲۶۷۳ - ۲۶۷۴ - ۲۶۷۵ - ۲۶۷۶ - ۲۶۷۷ - ۲۶۷۸ - ۲۶۷۹ - ۲۶۸۰ - ۲۶۸۱ - ۲۶۸۲ - ۲۶۸۳ - ۲۶۸۴ - ۲۶۸۵ - ۲۶۸۶ - ۲۶۸۷ - ۲۶۸۸ - ۲۶۸۹ - ۲۶۹۰ - ۲۶۹۱ - ۲۶۹۲ - ۲۶۹۳ - ۲۶۹۴ - ۲۶۹۵ - ۲۶۹۶ - ۲۶۹۷ - ۲۶۹۸ - ۲۶۹۹ - ۲۷۰۰ - ۲۷۰۱ - ۲۷۰۲ - ۲۷۰۳ - ۲۷۰۴ - ۲۷۰۵ - ۲۷۰۶ - ۲۷۰۷ - ۲۷۰۸ - ۲۷۰۹ - ۲۷۱۰ - ۲۷۱۱ - ۲۷۱۲ - ۲۷۱۳ - ۲۷۱۴ - ۲۷۱۵ - ۲۷۱۶ - ۲۷۱۷ - ۲۷۱۸ - ۲۷۱۹ - ۲۷۲۰ - ۲۷۲۱ - ۲۷۲۲ - ۲۷۲۳ - ۲۷۲۴ - ۲۷۲۵ - ۲۷۲۶ - ۲۷۲۷ - ۲۷۲۸ - ۲۷۲۹ - ۲۷۳۰ - ۲۷۳۱ - ۲۷۳۲ - ۲۷۳۳ - ۲۷۳۴ - ۲۷

اس کو کس وجہ حرام سے نہیں کیا۔ بلکہ کپڑے کے عوض حاصل کیا ہے
اسی طرح چوری کا مال خریدنے والے نے اگرچہ وہ مال نقد قبول کے
عوض خریدے مگر وہ سابقہ خبیث تو اس کے اندر موجود ہے۔

سناٹا ہلک زمر ہے لیکن کیا خریدنے سے اس کا یہ زہر
زائل ہو جائیگا۔ اور خریدنے والا اس کو خوشگوار چیز سمجھ کر کھائے گا؟
گندگی ناپاک ہے بدبودار ہے لیکن کیا خریداری کے بعد وہ پاک
اور خوشگوار بن سکتی ہے سرگز نہیں۔ اسی طرح چوری کے مال کا خبیث
اس کی ناپاکی اور اس کا معنوی لعن جوں کا توں اس کے اندر قائم رہتا
ہو کہ سگ بد ریائے ہفت گناہ نشوئی۔ چونکہ ترشد پلید تر باشد
پھر ہم لوگ کہتے ہیں کہ دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ بھائی خوب علم ہے
کھانے پینے کے سامان ایسے شہتہ اور مشکوک ہیں کہ جن سے نماز ہی قبول
نہیں ہو سکتی تو دعا تو بایں نماز ہے کیونکر قبول ہو۔

شیطان کی عادت ہے کہ جب کسی مسلمان کو گناہ پر آمادہ کرتا ہے
تو اسے اس گناہ کے جوار کے بہانے سمجھا دیتا ہے تاکہ اس کے گناہ
کرنے میں کوئی مانع نہ رہے سب سے پہلا مانع خود اس بندہ کی قوت
ایمانی ہے دوسرا مانع دیگر مسلمان بھائیوں کا اعتراض۔ قوت ایمانی تو
مصنہوں احادیث پہلے ہی زائل ہو جاتی ہے باقی رہا دیگر مسلمانوں کا
اعتراض شیطان اس کے جواب میں بہتر ہے بہانے اور عذر اور
جرح سمجھا دیتا ہے۔

چوری کی اشیاء حاصل کرنے یا خریدنے کے کئی وبال ہیں مثلاً (۱) ایمان
ضعیف ہو جاتا ہے (۲) کھانے پینے کی چیز بے برکت ہو جاتی ہے (۳)
نماز قبول نہیں ہوتی (۴) دعا قبول نہیں ہوتی (۵) شیطان کا دخل اور اثر
قوی ہو جاتا ہے (۶) روح پر مختلف کمزوری طاری ہو جاتی ہیں وغیرہ
وغیرہ اللہ تعالیٰ سب کو اس محصیت سے بچائے۔ و آخر دعوانا
ان الحمد لله رب العلمین ۛ

خط و کتابت کرتے وقت ایک آنہ کا ٹکٹ، یا

والہی کارڈ ہمراہ آنا چاہیے۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف

رہنبر

ازراں جانے کا کچھ درد نہیں مٹا صفت کے ماتھے لگے ہوئے مال
کے عوض میں جو کچھ بھی مل جائے اس کو غنیمت سمجھنا ہے۔ ایسے
ازراں مال کے خریدنے پر طبعا ہر شخص کو طبع و امینگز مڑتا ہے۔ بلکہ
بعض حریص یہ معلوم ہونے پر بھی کہ چوری کا مال ہے اس کے خریدنے
سے باز نہیں رہ سکتے۔ مگر جو لوگ پرہیز گاریں وہ ایسے مال کی ہرگز
طبع نہیں کرتے اگر دس روپے کی چیز دس آنہ کو ملتی ہو تو اس پر نظر
ڈالنا بھی گوارا نہیں کرتے بلکہ بعض محتاط و عالی طبع لوگ تو ازراں چیز
حب کی ازراں کی کوئی خاص وجہ معلوم نہ ہو اور فروخت کرنے والا تاہر
نہ ہو بلکہ کوئی اجنبی و ناشناس آدمی ہو خریدنا پر گز مٹنا سب نہیں سمجھتے
کیونکہ لفظ قبول گراں حکمت و ازراں لعلیت وہ گماں کرتے ہیں کہ چیز
ضرور چوری کی ہوگی، سیر چشم و عالی طرف اور پاک دل لوگوں کی شان
یہی ہے۔

جو لوگ چوری کا مال اس علم کے باوجود کہ یہ چوری کا مال ہو خریدتے
ہیں وہ اپنی حرص سے مجبور ہو کر اس سے باز نہیں رہ سکتے اور اس
جرم پر یہ عذر کیا کرتے ہیں کہ یہ مال ہم نے تو نہیں چرایا۔ یا چوری کا گناہ
چور کے سر ہم نے تو دام خرچ کر خرید لیا۔ اسلئے ہمارے لئے یہ حلال
ہے ان کو یاد رکھنا چاہیے کہ کسی مال کو چرانے سے اس کے اندر جو
حرمت کی صفت پیدا ہو جاتی ہے وہ دوسرے کی خریداری سزا عمل
نہیں ہوتی وہ صفت اس کے ساتھ جاتی ہے اور نہ صرف خود اس
چیز میں وہ صفت ہو جاتی ہے بلکہ جو چیز اس کے عوض خریدی جائے اس
کے اندر وہ اثر آ جاتا ہے۔ اگرچہ پہلے وہ چیز پاک و طیب تھی حدیث
میں آیا ہے

من اشتري ثوبا لعن شئ دراهم و ذبہ درهم حرام
لہ نقبل اللہ تعالیٰ لہ صلیو لا مادام علیہ یعنی جو شخص ایک
کپڑا دس درم کے عوض خریدے اور ان میں ایک درم حرام ہو تو وہ شخص
جب تک اس کپڑے کو پہنے ہوئے ہوگا اس کی کوئی نماز قبول نہ ہوگی
خیال کرو کہ ایک حرام درم کے عوض میں خریدے ہوئے کپڑے
میں جب یہ اثر آ گیا۔ کہ اس سے نماز قبول نہیں ہوتی۔ تو وہ اثر خود درم
کے اندر باقی کیوں نہ رہا ہوگا۔ اگرچہ کپڑے کے فروخت کر دیا لے لے

اصلاح المسلمین

— در حضرت مولانا احمد الدین صاحب مسجد نبی اکرم (ص)

نبیض شناسان ملت میں سے قوم کے علاج کے لئے آتشک جو راستے تجویز ہوئے ہیں ان کا باہمی اختلاف نزاع کا باعث بلکہ مرض میں اشتداد کا سبب بن جاتا ہے اور عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ اس مجروحہ علاج سے مرض میں تخفیف ہونے کی جگہ دن بدن ترقی ہو رہی ہے اور مرض دن بدن بڑھ رہا ہے اس کا اصلی سبب یہ ہے کہ اب تک اصل مرض اور عوارض کا امتیاز صحیح طور پر نہیں ہو سکا اور اس انفرافری میں مرض علی حالہ قائم رہے موجودہ زمانے میں مذہب سے جو لاپرواہی برتی جلد ہی ہے وہ اہل نظر سے مخفی نہیں میرے خیال میں سب سے پہلے اسکا تذکرہ کرنا چاہیے مسلمانوں کی حکومت کا چراغ گل ہوتے ہی جو ابتلا اسلامیات پر گھٹاؤں کی طرح گھر گھر کھڑا ہوتا ہے اس کا واحد علاج سوائے پابندی مذہب کے اور کوئی نہیں وہ عوارض جن میں عام طور پر مسلمان گرفتار ہیں مندرجہ ذیل ہیں (۱) انفرافری کا ترک (۲) محرمات کا آزار (۳) رہنمایان دین کا اپنے فرائض سے غافل ہونا (۴) مذہبی تعلیم کا فقدان۔ موجودہ لاد مذہبیت اور اتحاد کو روز بروز ہتھے ہوئے دیکھ کر دل دہل جاتا ہے سر اسلامی جماعت کیلئے ترغیب صلوٰۃ و تحفظ مساجد کی جانب عملی قدم اٹھانا لازمی اور لاپرواہی ہے۔ مسجد کے امام کو مشوجہ کرنا چاہیے اور پھر محلہ والوں کو کہ سب ملکر مسجد کے آباد کرنے میں متفق ہو کر قدم اٹھائیں۔ پہلے مساجد کو نمازیوں سے معمور کرنی کی کوشش کی جائے اور مسجد زندہ کھولا جائے جس میں حب استطاعت ہر شخص حصہ لے اس مقصد کے لئے ایک جیٹر رکھا جائے جس میں آمد و خرچ کے حسابات نہایت ایمانداری اور دیانتداری سے مندرج ہوں ایک جیٹر میں نام ممبران و چندہ دہندگان کے درج ہوں میتولی مسجد ذمہ دار قرار دیا جائے جس کے ذمہ داخل و مخارج کا حساب ہو تحصیل زر امام کرے اور میتولی کے حوالے کرے۔ نیز ایک فہرست اس قسم کے اعداد و شمار کے متعلق تیار کی جائے جس کا نمونہ حسب ذیل ہے

بمقام شمار۔ نام و لہجہ قوم عمر۔ مرد یا عورت شادی شدہ یا بیوہ۔ عالم یا جاہل۔ باکار یا شے کار صحیح یا مریض غنی یا محتاج اس فہرست کے تیار ہونے پر خدام الاسلام کو یوپی پوری وایت حاصل ہو جائیگی کہ اس شہر میں اتنے تپاسی بیوہ اور مستحق امداد امتیاز ہیں جنکی امداد ہم پر کتاب الہد اور حدیث رسول الہدی کی رو سے فرض و واجب ہے مسجد زندہ کھولا جائیگا اس میں سے مستحق امداد کو امداد مل جائے پر وہ نقص جو عام طور پر بیماری قوم کے افراد میں پایا جاتا ہے خود بخود رفع ہونا جائیگا اور آہستہ آہستہ ان تمام عوارض کا تذکرہ (علاج) بھی ہوتا رہیگا جن کے تذکرہ سے ہمارے موجودہ نام نہاد ولید اور مقتدا یان قوم بھی تقریباً تقریباً عاجز آ کر دل برداشتہ ہو چکے ہیں۔ اس لا عمل کے مرتب ہو جانے پر ایک رضا کارانہ جماعت تیار کی جائے جسکے ذمہ تبلیغ و اشاعت ہو۔ شہر کی جملہ مساجد جامع مسجد کے ساتھ ملحق ہوں اور سرشار کا الحاق تحصیل یا ضلع کی صدر کمیٹی سے ہونا چاہئے اور ہر ماہ کے سرخیران اعداد و شمار کا گوشوارہ تیار ہونا چاہئے ہر صدر دفتر میں پہنچ جانا چاہئے جسوقت مرکزی جماعت کے پاس اس طرح کا ایک مکمل ریکارڈ مرتب ہو جائیگا۔ تو اس وقت ہماری انتظامی انجمنیں اور کارکن صحیح محنتوں میں اسلامی خدمات ادا کر کے اپنے دائرہ فرائض سے سبکدوش ہو سکیں گے اور قوم کی بگڑی ہوئی حالت بہت جلد سدھر جائیگی۔ رسومات تعجب کا انسداد اور قلع فتح ہو کر آئے دن کے فسادات اور جھگڑوں سے گلو خلاصی ہو جائیگی اور ہماری قوم کا سرور و اپنی اور اپنے گھر کی اصلاح کر کے مصلح کی شخصیت سے یا حیثیت سے قوم کی اصلاح کے لئے بنیابانہ بڑھیکو اوجاء الحق و زہق الباطل کا فلک شگاف نعرہ لگا کر یہودی و ہندوئی ملت میں سرشار ہو کر حسب استعداد و خدات بجا لا کر سچا مسلمان کہلائیگا۔ جو لوگ اپنے ہاں اس سلسلہ میں کام کرنا چاہیں وہ مجلس مرکزی

جنب الانصاف ہیرو سے اس کے متعلق مفید ہدایات اور امداد حاصل کر سکتے ہیں۔

نوجوانان اسلام کو دعوت عمل

سوجھ بوجھ سے کام لو، ذات پستی کی انتہا ہو چکی۔ اٹھو اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن پکڑو۔ کفر والحاد کے تیز و تند سیلاب میں نہ بھیسو۔ زمانہ کی فریب کاریوں کا پردہ اٹھ کر چاک کر دو۔

رب اکبر کے پیچھے پرستارو! محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں اور پیچھے مصلحین قوم نے بے لوث خدمت گزاروں نے دین کی تبلیغ کے لئے، کفر والحاد کے روکنے کے لئے، نوجوانان اسلام میں شجاعت و بہت جوش و جہاد اور غلبہ اسلام کیلئے اور قرون اولیٰ کی شان و شوکت کو دوبارہ جگمگانے کیلئے ادارہ عالیہ محمدیہ عسکر کے تحت فوج محمدی قائم کر دی ہے اب تمہارا فرض ہے کہ آگے بڑھو اور صف مجاہدین میں ملنے کے لئے ایک دم سے پرسفت کرو اور فوج محمدی میں شریک ہو کر دین کی خدمت کے لئے کمر بستہ ہو جاؤ۔

ملت برصیائے پرستارو! اگر چاہئے ہو کہ شجر اسلام کو پھر سبھا بھرا دیکھو تو آگے بڑھو اور اس کی جڑوں کو اپنے عزم باخیزم، اپنے جوش عمل سے سینچو اور دنیا کو دکھلا دو کہ قرآن مجید کا اعلان و اختتام الاعلان ان کذبتہ مومنون تمہارے ہی بارے میں ہے۔

فوج محمدی کی شاخیں آپ کے صوبے میں قائم ہو رہی ہیں لکھنؤ میں قائم ہو چکی۔ کام شروع ہو چکا ہے آپ بھی دستور العمل ملاحظہ فرمائیے جو دفتر سے ملے گا۔ اور اپنے محلے میں یا گاؤں میں جہاں کم سے کم دس آدمی شریک ہو جائیں۔ شاخ قائم کر کے کام شروع کر دیجئے اور دفتر میں اطلاع دیجئے تاکہ مزید ہدایات دی جائیں والسلامہ من اتبع الهدی رسید محمد امیر حسن ندوی، ناظم تبلیغ فوج محمدی بھوسہ سنڈی ڈاکھنڈو

(ماخوذ از روزنامہ نوجوان لکھنؤ۔ ۵ فروری ۱۹۴۰ء)

نوجوانان اسلام! میں آپ کے تنزل و انحطاط کی داستان پڑھنے سنا کر آپ میں پست پستی پیدا کرنا نہیں چاہتا ہوں میں آج آپ کو ایک دعوت عمل دیتا ہوں۔ کیسے مبارک ہیں وہ نوجوان جو میری دعوت پر لبیک کہتے ہوئے میدان عمل میں اترینگے۔

نوجوان بھائیو! آپ کو معلوم ہے کہ استبداد پسند اور طاغوتی طاقتوں نے ہمیشہ اس بات کی کوشش کی ہے کہ دنیا سے ملت ابراہیمی کے پرستاروں کو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کو منبت و نابود کر دیا جائے دین حنیف کی مستحکم بنیادوں کو منزلزل کر دیا جائے آج دشمنان دین محمدی طرح طرح کی خوشنما شکلوں میں ظاہر ہو کر ملت اسلامیہ کو بکھیرنا چاہتے ہیں آج تمام شیطانی طاقتیں ملکر اس امر کی کوشش میں مصروف ہیں کہ اسلام اور علماء اسلام کو..... جانشینان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو صفحہ ہستی سے مٹا دیں۔ آج شیطان کی یہی دریافت کبھی تو میلہ کذاب کی شکل میں نمودار ہوتے ہیں۔ کبھی امیہ بن خلف کی منافقانہ صورت میں ظاہر ہو کر سخن مصلحین کی صدا بلند کرتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ دین و مذہب کی آڑ لیکر اسلام کو تباہ اور مسلمانوں کو ارکان اسلام سے کوسوں دور ڈالاجارہا ہے۔ مگر میرے نوجوان بھائیو! کبھی تم نے اس پر بھی غور کیا ہے کہ تم کو دعوت اصلاح دینے والے خود کن عادات و اطوار کے مالک ہیں، کیا وہ تم کو کسی قرآن کی تعلیم کی طرف دعوت دے رہے ہیں جن کی تعلیم نے دنیا سے ظلم و جور شرک و بدعت مٹا کر توحید کا غلبہ ملینے کیا تھا۔

نوجوانو! فریب سے بچو، ہر حکم داریجسے سنا نہیں ہوتی خدا را

طبع چارم صفحات ۵۲) یعنی مشرقی کے عقائد اور اسکی تحریک کی اصلی اور عریانی تصویر باحوالہ جس کے مطالعہ کے بعد کئی مسلمان اس تحریک کے ساتھ وابستہ ہوئے وہ سکنا قیمت ۳۰ زچرچ محصول ارمیت نی سینکڑہ پندرہ پٹلے پچاس کتابوں کی قیمت ۸ روپے علاوہ محصول ڈاک پتہ - (منیجر سٹش الاسلام بھیرہ پنجاب)

خاکساری فتنہ

صورت حال

ارزومولنا سید ابوالاعلیٰ مودودی - مدیر ترجمان القرآن لاہور

کاروبار اپنی پولیشن، اپنے منافع اور اپنی سرخیز کا نقصان گوارا کرتے ہیں حتیٰ کہ قید و بند کی تکالیف اور موت کے خطرات تک پہنچے پر آمادہ ہو جاتے ہیں یہ انقلاب ایسا ہمہ گیر ہوتا ہے کہ ان کی عادات بدل جاتی ہیں ان کے خصائل میں تغیر آ جاتا ہے یہاں تک کہ ان کے لباس خوراک اور عام طرز زندگی پر بھی اس کے اثرات ایسے نمایاں ہوتے ہیں کہ گرد و پیش کے لوگوں میں وہ اپنی سر ادا سے الگ پہچان لئے جاتے ہیں۔

سرخیز کی ابتدا یوں ہی ہوتی ہے۔ ایسے ہی لوگوں سے وہ جماعت بنتی ہے جو اسے چلانے کے لئے اٹھتی ہے۔ اس کے مقاصد اور اس کے اصول خود ہی آدمیوں کی بھڑپ سے جو دنیا میں چاروں طرف پھیلی ہوئی ہے اپنے مطلب کے آدمی چھانٹتے ہیں اور صرف اپنی لوگوں کو اس تحریک کے دائرے میں لاتے ہیں جنہیں اس سے مناسبت ہوتی ہے اس کے بعد ایک دوسرا دور آتا ہے جو لوگ اس تحریک میں شامل ہوتے ہیں ان کی یہ فطری خواہش ہوتی ہے کہ ان کی اولاد بھی اسی مسلک پر اٹھے جسکو خود انہوں نے حق پا کر قبول کیا ہے۔ اس غرض کے لئے وہ اپنی اپنی اسکولوں پر تعلیم و تربیت، گھر کی زندگی اور باہر کے ماحول سے اس قسم کے اثرات ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ان کے خیالات اخلاق عادات اور خصائل سب کے سب اس مسلک کی روح اور اس کے اہل و عیال کے مطابق ڈھل جائیں۔ اس میں انہیں ایک حذک کامیابی ہوتی ہے مگر بس ایک حذک ہی ہوتی ہے پوری کامیابی ہونا ممکن نہیں ہو۔ اس میں شک نہیں کہ تعلیم و تربیت، اور سوسائٹی کے ماحول اور خاندانی روایات کو طبعان کے ڈھالے میں بہت کچھ دخل حاصل ہے، مگر فطرت، دماغ کی ساخت، مزاج کی پیدائشی افتاد بھی ایک اہم چیز ہے اور حقیقت میں یکجا جاتے تو دنیاوی چیز ہی ہے۔ فطری طور پر دنیا میں ہر قسم کے آدمی، ہر مزاج، ہر رجحان ہر ساخت کے آدمی ہمیشہ پیدا ہوتے ہیں جس طرح اس تحریک کے محور کی قوت ہر طرح کے آدمی و دنیا میں موجود تھے۔ اور ان

دنیا میں جب کوئی تحریک کسی اخلاقی یا اجتماعی یا سیاسی مقصد کو لیکر اٹھتی ہے تو اس کی طرف وہی لوگ رجوع کرتے ہیں جنکے ذہن کو اس تحریک کے مقاصد اور اس کے اصول اپیل کرتے ہیں جنکی طبیعتیں اس کے مزاج سے مناسبت رکھتی ہیں جنکے دل کو اسی دیتے ہیں کہ یہ تحریک صحیح اور مفول ہے اور جو اپنے نفس کی پوری آادگی کے ساتھ اس کو چلانے اور دنیا میں قائم کرنے کیلئے آگے بڑھتے ہیں۔ ان کے سوا باقی تمام لوگ جن کی طبیعت کی اقتاد اس تحریک کے مقاصد اور اصولوں سے مختلف ہوتی ہے پہلے ہی اسے قبول کرنے سے انکار کر دیتے ہیں۔ اس کے دائرے میں آنے والے لئے نہیں جاتے بلکہ خود آتے ہیں اور جب آ جاتے ہیں تو اس کے مقصد کو اپنا مقصد بنا کر کام کرنے میں کیونکہ وہی مقصد ان کے دل و دماغ کو اپیل کرتا ہے اس کے اصولوں کو اپنے اصول بنا کر چلتے ہیں کیونکہ ان اصولوں کو صحیح و برحق سمجھ کر وہ اچھے داخل ہوتے ان کے لئے اس تحریک کو چلانا زندگی کا مشن بن جاتا ہے کیونکہ جو چیز ان سے انکا پچھلا مسلک و مشرب چھڑاتی ہے وہ ان کو اس نئے مسلک کی طرٹ کھینچ لاتی ہے وہ دراصل ان کے قلب و روح کا یہ فیصلہ ہوتا ہے کہ یہی مسلک حق اور راست ہے دراصل اس تحریک میں ان برحق مناشف ہوتا ہے اسکا انکشاف ہی ان کو اس تحریک کی طرف کھینچتا ہے اور انکشاف حق کی خاصیت یہ ہے کہ وہ آدمی کو کبھی اس مقام پر نہیں پھیرنے دیتا جہاں وہ اس انکشاف سے پہلے ہوتا ہے۔ بلکہ وہ اسے کشاں کشاں اس مقام کی طرف کھینچ لے جاتا ہے جسے حق کی روشنی اسے نظر آتی ہے یہی وجہ ہے کہ جو لوگ کسی تحریک کی صداقت کے معترف ہو کر اسے قبول کرتے ہیں انکی زندگیوں کا رنگ بدل جاتا ہے وہ پہلے سے بالکل مختلف ہو جاتے ہیں ان سے ایسی باتوں کا ظہور ہوتا جن کی توقع عام حالات میں انسان سے نہیں کی جاتی وہ اپنے اصولوں کی خاطر دوستوں اور خونی و قلبی رشتوں تک کو قربان کر دیتے ہیں وہ اپنے

مصلحتوں کی خاطر تساہل پہلچاہتا ہے طرح طرح کے بہانوں سے جماعتی مسلک میں ایسی گنجائشیں نہ کی جاتی ہیں کہ ہر قسم کے طبع و یا لباس اس میں سما سکیں۔ اور اس مسلک کو آنا و وسیع کر دیا جاتا ہے کہ سرے سے اس کے سرحدی نشانات اور امتیازی حدود باقی ہی نہیں رہتے یہاں تک کہ بھانت بھانت کے آدمی اس جماعت کے دائرے میں جمع ہو جانے ہیں جن کو کسی قسم کی مناسبت اس کے مسلک سے، اس کے اصولوں سے اور اس کے مقاصد سے نہیں ہوتی۔

پھر جب جماعت میں اس کے اصولوں سے حقیقی مناسبت رکھنے والے زیادہ ہو جاتے ہیں تو اجتماعی ماحول اور تعلیم و تربیت کا نظام بھی بگڑنے لگتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نئی نسل پہلے کی نسل سے بدتر اٹھتی ہے عبادت کا قدم روز بروز تنزل و انحطاط کی طرف بڑھنے لگتا ہے یہاں تک کہ ایک وقت ایسا آتا ہے کہ اس مسلک اور ان اصول و مقاصد کا تصور بالکل ہی ناپید ہو جاتا ہے جن پر امتیاز و جماعت بنی تھی اس مقام پر پنچکر حقیقت میں جماعت ختم ہو جاتی ہے اور محض ایک نسلی اور معاشرتی قومیت اس کی جگہ لے لیتی ہے وہ نام جو ابتدا میں ایک تحریک کے علمبرداروں کے لئے بولا جاتا تھا، اس کو وہ لوگ استعمال کرنے لگتے ہیں جو اس تحریک کو مٹانے والے اور اس کے جھنڈے کو سرنگوں کرنے والے ہوتے ہیں۔ وہ نام جو ایک مقصد اور ایک اصول کیساتھ وابستہ تھا وہ اب سے بیٹے کو درش میں ملنے لگتا ہے بلحاظ اس کے کہ صاحبزادے کی زندگی کے اصول اور مقاصد اس نام سے دور کی مناسبت بھی نہ رکھتے ہوں۔ و حقیقت ان لوگوں کے ہاتھ میں پنچکر وہ نام اپنی مہنویت کھو دیتا ہے وہ خود بھول جاتے ہیں اور دنیا بھی بھول جاتی ہے کہ یہ نام کسی مقصد کسی مسلک کسی اصول کیساتھ وابستہ ہے بے معنی و مفہوم نہیں ہے۔

اسلام اس وقت اس آخری مرحلے میں پہنچ چکا ہے مسلمان کے نام پر جو قوم اس وقت موجود ہے وہ خود بھی اس حقیقت کو بھول گئی ہے اور اس کے طرز عمل نے دنیا کو بھی یہ بات بھلا دی ہے کہ اسلام اصل میں ایک تحریک کا نام ہے جو دنیا میں ایک مقصد اور ایک اصول کو لیکر اٹھی تھی اور مسلمان کا لفظ اس جماعت کے لئے وضع کیا گیا تھا جو اس تحریک کی پیروی اور اس کی علمبرداری

سب نے اس کو قبول نہیں کر لیا تھا بلکہ صرف وہی اس کی طرف کھینچے تھے جو اس سے ذہنی مناسبت رکھتے تھے اسی طرح لہجہ میں بھی یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ سب لوگ جو اس تحریک کے حامیوں کی نسل سے پیدا ہونگے انہیں لامحالہ اس تحریک سے مناسبت ہی ہوگی ان میں ابوجہل اور ابولہب بھی ہونگے عمرہ اور خالہ بھی ہونگے اور ابوبکر بھی ہونگے حبطرہ اور کے گھر میں برابر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اسی طرح لوح کے گھر میں رحیل غیر صالح بھی پیدا ہو سکتا ہے اور اسے خاتون فطرت کی طاق یہ لازمی امر ہے کہ اس سوسائٹی سے باہر بہت سے آدمی ایسے پیدا ہوں جو اپنے مزاج کی افتاد اور اپنے پیدائشی رجحان کے لحاظ سے اس کیساتھ مناسبت رکھتے ہوں اور خود اس کے اندر بہت سے آدمی ایسے پیدا ہوں جو اس کے ساتھ کوئی مناسبت نہ رکھتے ہوں پس یہ ضروری نہیں کہ تعلیم و تربیت کا وہ نظام جو تحریک کے ابتدائی حامی اپنی آزمودہ نسلوں کیلئے قائم کرتے ہیں وہ ان کی پوری نئی پور کو ان کے مسلک کا حقیقی متبع بنائے اس خطرے کے سدباب اور تحریک کو اس کے بنیادی اصولوں پر برقرار رکھنے کے لئے دو صورتیں اختیار کی جاتی ہیں۔

ایک یہ کہ جو لوگ تعلیم و تربیت اور اجتماعی ماحول کی تاثیرات کے باوجود ناکارہ نکلیں ان کو جماعت سے خارج کر دیا جائے اور اس طرح جماعت کو غیر مناسبت عناصر سے پاک کیا جاتا ہے۔

دوسرے یہ کہ تبلیغ کے ذریعہ سے جماعت میں ان نئے لوگوں کی بھرتی کا سلسلہ جاری رہے جو رجحان و ذہنیت کے اعتبار سے اس تحریک کے ساتھ مناسبت رکھتے ہوں اور جن کو اس کے اصول و مقاصد اسی طرح اپیل کریں جس طرح ابتدائی پیروں کو انہوں نے اپیل کیا تھا۔

یہ اور صرف یہی دو صورتیں ایسی ہیں جو کسی تحریک کو زوال سے اور کسی جماعت یا پارٹی کو انحطاط سے بچا سکتی ہیں لیکن ہوتا یہ ہے کہ رفتہ رفتہ لوگ ان دونوں تدبیروں کی اہمیت سے غافل ہوتے جاتے ہیں جماعت کے باہر سے نئے لوگوں کو اندر لانے کی کوشش کم ہونے لگتی ہے جماعت کی افزائش کیلئے تمام تر نسلی افزائش ہی پر اعتماد کر لیا جاتا ہے اور جو لوگ اس طرح جماعت کے اندر پیدا ہوتے ہیں ان میں سے ناکارہ لوگوں کو خارج کرنے میں خوبی دشمنوں اور معاشرتی تعلقات اور دنیوی

کیلئے بنائی گئی تھی۔ تحریک کم ہوگئی اس کا مقصد فراموش کر دیا گیا اس کے اصولوں کو ایک ایک کر کے توڑ ڈالا گیا اور اس کا نام اپنی تمام معنویت کھو دینے کے بعد اب محض ایک نسلی و معاشرتی قومیت کے نام کی حیثیت سے استعمال کیا جا رہا ہے۔ حدیہ ہے کہ اسے ان فوائد پر بھی بے حلف استعمال کیا جاتا ہے جہاں اسلام کا مقصد پامال ہوتا ہے جہاں اسکے اصول توڑے جاتے ہیں۔ جہاں اسلام کے بجائے غیر اسلام ہوتا ہے۔

بازاروں میں جائے مسلمان زندگی، آچکے کھوں پر بھی نظر ملے گی اور مسلمان زانی، گشت لگانے لینے جلیجیوں کا ماحولہ کیجئے، مسلمان چولہ اور مسلمان ڈاکوؤں، اور مسلمان بوجاشوں، سے آپکاتلاف ہوگا، دفتروں اور عدالتوں کے چکر لگائے، ثنوت خواری، جھوٹی شہادت، جعل، فریب اور ظلم اور غیر کم کے اخلاقی جرائم کے ساتھ آپ لفظ مسلمان، کا جوڑ لگا ہوا پائینگے، سوسائٹی میں پھرتے کہیں آپکی ملاقات مسلمان شہریوں سے ہوگی کہیں آپکو مسلمان غار باز، لینگے، کہیں مسلمان سازندوں، اور مسلمان گویوں اور مسلمان بھارتوں، سے آپ دچار ہونگے۔ بھلا خور تو کیجئے یہ لفظ مسلمان گناہ دلیل کر دیا گیا ہے اور کن کن صفات کے ساتھ جمع ہو رہا ہے، مسلمان اور زانی مسلمان اور چور مسلمان اور شرابی مسلمان اور غار باز مسلمان اور شہوت خوار اگر وہ سب سمجھ جو ایک کافر کر سکتا ہے ہی ایک مسلمان بھی کرنے لگے تو پھر مسلمان کے وجود کی دنیا میں حاجت ہی کیا ہے، اسلام تو نام ہی اس تحریک کا تھا جو دنیا سے ساری بد اخلاقیوں کو مٹانے کیلئے اٹھی تھی۔ اس نے تو مسلمان کے نام سے ان چیدہ آدمیوں کی جماعت بنائی تھی جو توبہ مند ترین اخلاق کے حامل ہوں اور اصلاح اخلاق کے علمبردار ہیں۔ اس نے اپنی جماعت میں ہاتھ کاٹنے کی، پتھر مار مار کر ہلاک کر دینے کی، کوڑے برس برس کر کھال اڑانے کی جتنی کہ سولی پر پڑھا دینے کی ہولناک سزائیں اسی لئے تو مقرر کی تھیں کہ جو جماعت دنیا سے ناکو مٹائے اٹھی ہے خود اس میں کوئی زانی نہ پایا جائے جس کا کام شراب کا استیصال ہے وہ خود شراب خوروں کے وجود کو خالی ہو جیسے چوری اور ڈاکہ کا خاتمہ کرنا ہے خود اس میں کوئی چور اور ڈاکو نہ ہو اس کا تو مقصد ہی یہ تھا کہ جنہیں دنیا کی اصلاح کرنی ہے وہ دنیا بھر سے زیادہ نیک سیرت عالی مرتبہ اور باذکار لوگ ہوں، اسی لئے قمار بازی، مجلس بازی اور شہوت خواری تو درکنار اس نے اتنا بھی گوارا نہ کیا کہ کوہ

مسلمان سازندہ اور گویا ہو کہ جو صلحین اخلاق کے مرتبہ سے بھی گری ہو چیز ہے جس اسلام نے ایسی سخت قیود اور اتنے شدید ڈسپلین کیسا تعاقب تحریک اٹھائی تھی اور جس نے اپنی جماعت میں چھاپٹ چھاپٹ کر بند زین کی کرکڑ کے آدمیوں کو بھرتی کیا تھا۔ اس کی رسوائی اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ زندگی اور بھڑوئے اور زانی اور چوتک کیساتھ لفظ "مسلمان" کا جوڑ لگ جائے، کیا استفادہ دلیل اور رسوا ہونے کے لیے بھی "اسلام" اور "مسلمان" کی یہ وقعت باقی رہ سکتی ہے کہ سر اس کے آگے عقیدت سے ہٹ چھک جائیں اور آنکھیں اس کے لئے فرش راہ تہیں، جو شخص بازار بازاروں گلی گلی خوار ہو رہا ہو کیا کبھی اسکے لئے بھی آپ نے کسی کو ادب سے کھڑے ہونے دیکھا ہے۔

یہ توبہ ذلیل طبقہ کی مثال تھی۔ ذرا اپنے تعلیم یافتہ طبقہ کو دیکھئے کہ یہاں اسلام کی نمائندگی کس شان سے ہو رہی ہے۔

آج اپنے اخباروں اور رسالوں میں اپنے جلسوں اور انجمنوں میں اور اپنے پڑھے لکھے طبقہ میں آپ سڑکوں کی چیز کی پکار سنتے ہیں، بس یہی ناکہ سرکاری ملازمتوں میں ہیں گلہ میں ہیں غیر اسلامی نظام حکومت کو چلانے کیلئے حسب قدر پرزے درکار ہیں ان میں سے کم از کم اتنے پرزے ہم مشتعل ہوں۔ من لہم تحکم دعا انزل اللہ میں کم سے اتنے فیصدی ہم بھی ہوں۔ والذین کفروا ینقادون فی سبیل الطاعت میں غالب حصہ ملا ہی رہے۔ اسی کی ساری چیخ پکار ہے اسی کا نام اسلامی مفاد ہے۔ اسی محور پر سچی قومی سیاست ٹھوم رہی ہے یہی گروہ عملاً اس وقت مسلم قوم کی پالیسی کو کنٹرول کر رہا ہے۔

اگر اسلام ایک تحریک کی حیثیت سے زندہ ہوا تو کیا اس کا یہی لفظہ نظر تھا، کیا کوئی اجتماعی اصلاح کی تحریک، اور کوئی ایسی جماعت جو خود اپنے اصول پر دنیا میں حکومت کرے یا داعیہ کھتی ہو کسی دوسرے اصول کی حکومت میں اپنے پیروں کو کل پرزے بننے کی اجازت دے سکتی ہے، کیا کبھی آپ نے سنا ہے کہ اشتراکیوں نے بینک آف انجیلڈ کے نظام میں اشتراک مفاد کی حفاظت کا سوال اٹھایا ہو، یا فاشٹ گراؤ کو نسل میں اپنی نمائندگی کے مسئلہ پر اشتراکیت کے تقاضا کا انحصار رکھا ہو اگر آج روسی کمیونسٹ پارٹی کا کوئی عین زانی حکومت کا وفادار خادم بن

جاسکتا ہے۔ اسی طرح یہ روئی بھی بقدر سہولت کھال، بیل، اس روئی کو نہ صرف ہندیا میں تیار کر کے پورے ایشیا و کسبا تک بکھایا جاتا ہے بلکہ اسی پر کفر و اسلام کے معرکے سر ہوتے ہیں اور اسی کو اسلامی مفاد و مقاصد کو فقط قرار دیا جاتا ہے اور اسکے لیے جو بے نتیجہ اگر ایک اخلاقی و اجتماعی مسلک کی حیثیت سے اور ایک مصلح تمدن کی حیثیت سے اسلام کے دعویٰ حکمرانی کو سنکر دنیا مذاق اڑانے لگے کیونکہ اسلام کی نمائندگی کرنے والوں نے خود اسکے قوا کو اور اسکے دعویٰ کو اپنے موجود شکم کے چرنوں میں بھینٹ چڑھا دیا ہے (باقی)

جائے تو کیا آپ توقع رکھتے ہیں کہ اسے ایک لمحہ کیلئے بھی پارٹی میں رہنے دیا جائیگا؟ اور اگر کہیں وہ تازی آرمی میں داخل ہو کر نازیت کو سر بلند کرنے کی کوشش کرنے لگے تو کیا آپ اسکی جان کی سلامتی کی بھی امید رکھ سکتے ہیں؟ مگر آپ یہاں کیا دیکھ رہے ہیں؟ اسلام جس روئی کو زبان پر رکھنے کی اجازت بھی شاید انتہائی اضطراب کی حالت میں دینا اور حسبِ مصلحت سے اتارنے کے لئے غیبِ باج و لہاج کی شرط لگانا، اور پھر تالیف کرتا کہ حسبِ طرح بھوک کی حالت میں جان بچانے کیلئے سو رکھ لیا

پھول تو دو دو دن بہار جاں فزا دکھلا گئے حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بکھج کر چھا گئے

یہ خبر انتہائی قلق و رنج و اندوہ سے درج کی جاتی ہے کہ مجاہد اسلام مولانا سیرزادہ محمد بہاء الحق صاحب فاضلی امرتسری کا خور و مال اور شہیم بھانجا احسان الحق ۳۱ صفر ۱۳۵۹ھ مطابق ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو اس دار فانی سے رحلت کر گیا۔

مرحوم کے والد ڈاکٹر سید ذیاد احمد صاحب کی وفات کے بعد جو عرصہ ڈیڑھ سال سے انتقال فرما چکے تھے مولانا مصروف ہی ان کے چار بچوں اور بیوہ کے سرپرست تھے۔ مرحوم عزیز احسان الحق کے ساتھ مولانا کی بہت سی امیدیوں والہ تہمتیں اور آپ عزیز کو دینی تعلیم کے زیور سے آراستہ دیکھنے کے خواہاں تھے۔ چنانچہ مرحوم کو دارالعلوم عزیز بھیرہ میں بھیجنے کا مصمم ارادہ تھا کہ اچانک گلے کی خرابی کا عارضہ لاحق ہوا۔ اور آخر مرحوم کے گلے کا پریش کر آیا گیا۔ اور اسی پریشی کے صدمہ سے ہمیشہ کی نیند سو گیا۔

ہمیں اس اندوہناک صدمہ سے مرحوم کے پسندگان سے سچی اور دلی سمدردی ہے اور دعا ہے کہ عزیز کے ان گرامیہ کو جو اس کے داغ مفارقت دے جانے کے صدمہ سے سخت غم و غم میں مبتلا ہیں اللہ کریم صبر و استقامت کی توفیق عطا کرے۔ (مدنیوں)

کشف التلبیس

مصنف مولانا سید ولایت حسین شاہ ضحاک دہلوی۔ یہ کتاب شیعوں کے مشہور رسالہ نور ایمان کے جواب میں لکھی گئی ہے شیعوں کا رسالہ لاکھوں کی تعداد میں طبع ہو کر مراداسنی نوجوانوں کی گمراہی کا باعث بن چکا ہے شیعہ رؤسا کی طرف سے سینوں میں ہفت تقسیم ہزار تھا ہے شیعوں کی اس ظلمت کفر کا عقلی و نقلی دلائل سے مذبذبا رہا میں بلینج رسالہ میں موجود ہے شیعوں کے تمام مطاعن و اعتراضات کے جوابات دئے گئے ہیں۔

قیمت حصہ اول ۱۲ حصہ دوم ۱۲ حصہ سوم ۱۲ مکمل طلب کرنے پر قیمت ۳۰
برق آسمانی جس میں میرزا سائے قادیان کی اپنی نغم سے اس کے سوا حق و عقائد عبادات و معاملات و کارنامے تفصیل کیسا تھہ درج کئے گئے ہیں۔ علاوہ نور الدین اور میرزا محمود کے سوانح حیات اور ان کے عقائد وغیرہ بیان کرنے کے بعد مسئلہ حیات مسیح علیہ السلام عقلی و نقلی دلائل جمع کئے گئے ہیں اس کتاب نے میرزاؤں کا ناظمہ بند کر دیا ہے۔

ہدایات القرآن عیسائیوں کے مشہور رسالہ حقائق قرآن کا بلینج رو۔ نیز اسی رسالہ کے ذریعہ میرزاؤں کے منالطعات بھی دور ہو سکے ہیں۔ عیسائی لاکھوں کی تعداد میں حقائق قرآن کو ہر سال ہفت تقسیم کرتے ہیں۔ لہذا ہدایات القرآن کی وسیع اشاعت نہایت ضروری ہے۔ قیمت صرف ایک آنہ

پتنہ میجر شمس الاسلام بھیرہ پنجاب